SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, June 07, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at six of the clock in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیّھا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المومنین O یٰاَیّھا النبی حرّض المؤ
منین علی القتال ان یکن منکم عشرون صٰبرون یغلبوا مِائتین و ان یکن منکم مائۃ یغلبوٓا
الفاً من الذین کفروا بِانّھم قوم لا یفقھون O اَلئٰنَ خفف اللہ عنکم و علم انّ فیکم ضعفاً فان
یکن منکم مِائۃ صابرۃ یغلبوٓا مِائتین و ان یکن منکم الف یغلبوٓا الفین باذن اللہ و اللہ مع
الصٰبرین۔

ترجمہ۔ اے نبی ! خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے۔ اے نبی !
مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو ۔ اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو
کافروں پر غالب رہیں گے اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے ۔ اس لئے کہ کافر
ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے ۔ اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر
لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے ۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں

گے تو دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے توخدا کےحکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے ۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مدد گار ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ ۔ .Leave applications

LEAVE OF ABSENCE.

جناب چیئرمین۔ قاضی محمد انور صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲ اور ۳ جون کواجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے ۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جناب سیف اللہ خان پراچہ صاحب نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا مورخہ ۷ جون تا حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ سرانجام خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۷ تا ۱۱ جون کے لئے ایوان رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب صداقت علی جتوئی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۷ اور ۸ جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ مختار احمد خان صاحب نے آج مورخہ ۷ جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین- پرویز رشید صاحب مورخہ ۲ اور ۴ جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے - انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین- جناب ایم ظفر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر یکم تا ۷ جون تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

POINT OF ORDER

جناب چیئرمین- جی خدائے نور صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر -

جناب خدائے نور - جناب چیئرمین ، میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ادھر وزراء صاحبان سوائے راجہ ظفرالحق صاحب کے کوئی نہیں ہیں - میں ایک توجہ دلانا چاہتا تھا - اگر وہ اجازت دیں تو عرض کردوں -

راجہ محمد ظفر الحق- جی بات کریں -

جناب خدائے نور - عرض یہ ہے کہ یہ حکمران طبقہ ہمارے ساتھ مذاق کر رہا ہے - پچھلے سال ۹۹-۹۸ء کے دوران اخبارات اور ٹیلی وژن پر مشہور کیا کہ نوے لاکھ روپے ہر سینیٹر اور ایم این اے کو دیئے گئے ہیں - وہ اپنی سکیمیں اپنے پروجیکٹ افسروں کے پاس لے جائیں - جناب ایک اور آرڈر نکل آیا کہ ساڑھے سینتالیس لاکھ روپے ہر سینیٹر اور ایم این اے کو بجلی کے لئے دیئے گئے ہیں -

جناب والا ، اس کے بعد ہم نے وہ سکیمیں بھی دے دیں - اب سال ختم ہو رہا ہے - ۳ جون ۹۹ء کو مالی سال ختم ہو جائے گا - وہ سکیمیں پاس ہوگئیں کمیٹی میں بھی آگئیں پروجیکٹ افسر نے اعلان بھی کردیا کہ فلاں فلاں کی اتنی سکیمیں ہیں - اور دوسری جانب جناب حکومت اتنی ڈھٹائی کے ساتھ یہ کہہ رہی ہے کہ ہم دے رہے ہیں ان کو مکمل ہونا چاہیے- اب ۳۰ جون کو بیس بائیس دن رہ گئے ہیں - میں آپ کے توسط سے ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر ہمارے ساتھ یہ مذاق کیوں کیا جا رہا ہے - جبکہ میری سکیموں کا کوئی اتا پتا نہیں ہے - یا تو یہ کہہ دیں کہ ہم

نہیں دے رہے۔ ٹی وی اور اخباروں میں اعلان کر دیں ۔ ہمارے پاس یہ پیسے ہیں ہی نہیں ۔ لیکن ان کی طرف سے یہ نہیں آ رہا ہے ۔ بار بار یہ آ رہا ہے کہ ہم نے یہ سینیٹروں اور ایم این ایز کو دیئے ہیں ۔ لیکن جناب والا ' اس وقت تک ' میں اپنی سکیموں کا ذکر کروں گا کہ پورے نوے لاکھ روپے کی سکیمیں دی ہیں ۔ لیکن اس کا کوئی اتا پتا ہی نہیں ہے ۔ اور جہانتک مجھے علم ہے ۔ سندھ اور بلوچستان میں قطعاً اس پر عمل نہیں ہے ۔ اگر ہے تو ان پر پنجاب میں عمل ہو رہا ہے ۔ اور کہیں ہو یا نہ ہو ادھر ہو رہا ہے ۔ لیکن ہمیں جناب والا ' یہ بتا دیا جائے کہ یہ funds lapsable نہیں ہیں اور یہ اگلے مالی سال میں چلیں گے ۔ یہ بتا دیں یا یہ کہہ دیں کہ ہمارے پاس پیسے ہی نہیں ہیں ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب راجہ صاحب۔ اب دیکھتے ہیں کہ راجہ صاحب بھی support کرتے ہیں یا نہیں۔

جناب خدائے نور۔ جناب یہ واضح ہو جائے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ گزارش ہے کہ یہ بات واضح بھی ہے اور صاف بھی ہے اور اس طریقے سے ہے کہ اس دفعہ کوئی تفریق نہیں رکھی گئی کہ یہ گورنمنٹ کا ممبر ہے اور یہ اپوزیشن کا ممبر ہے ۔ سب کو ایک ہی وقت پر ' ایک ہی طریقہ کار سے development funds دیئے گئے ہیں۔ جناب چیئرمین ! طریقہ یہ تھا کہ پہلے یہ چیزیں District Development Committee سے پاس ہوئیں پھر لوکل گورنمنٹ منسٹری سے ہوئیں اور جیسا کہ طریقہ کار ہے کہ اس کے لئے پیسے release ہوتے ہیں اور جو جو اسکیمیں آئی ہیں ان کے پیسے release ہوئے ہیں۔ اب اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر یہ lapse ہونے والی grants ہوئیں تو پھر یہ 30 جون تک ختم ہو جائیں گی۔ لیکن یہ معاملہ پرائم منسٹر صاحب کے سامنے پیش کیا گیا اور انہیں گزارش کی گئی کہ وہ یہ notify کر دیں کہ یہ lapsable نہیں ہیں تاکہ یہ اسکیمیں چلتی رہیں۔ میرے خیال میں ایک آدھ دن میں وہ اس کا notification بھی کر دیں گے۔ میری اپنی ذاتی اسکیمیں بھی ہیں ' ان میں سے کسی ایک پر بھی کام شروع نہیں ہوا ' وہ بھی اسی طرح ہوں گی جیسے ان کی ہیں۔ تو سب کا ایک ہی سلسلہ ہے ۔ لہذا ' یہ معاملہ ایک آدھ دن میں انشاء اللہ طے ہو جائے گا۔

جناب خدائے نور۔ جناب چیئرمین ! میں راجہ صاحب کو نہیں جھٹلاؤں گا ' میں اتنی

گستاخی نہیں کروں گا کہ یہ کہوں کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں - میں نے آج Project Officer, Deputy Commissioner, Quetta سے بات کی اور انہوں نے کہا کہ آپ کی اسکیمیں کمیٹی نے پاس تو کی ہیں لیکن پیسے نہیں ہیں ' آپ وہاں ہیں ' آپ وہاں سے پیسے بھجوا دیں - راجہ صاحب ! آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ پیسے بھجوا دیئے گئے ہیں - میں آج کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ Project والے آدمی کا مجھے پتا نہیں ہے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے یا سچ بولتا ہے لیکن جو اسکیمیں یہاں سے منسٹری --------

جناب خدائے نور۔ جناب پاس ہو گئی ہیں ' پاس ہو گئی ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میری بات تو سنیں۔ میں جواب دے رہا ہوں ' مجھے اس بات کا پتا ہے۔ جو اسکیمیں یہاں سے پاس ہو گئی ہیں ان کے پیسے چلے گئے ہیں - اب اگر ایک چھوٹا ملازم یہ کہتا ہے کہ نہیں آئے اور ادھر سے پیسے بھجوائیں تو وہ غلط کہتا ہے - جو اسکیمیں یہاں سے پاس ہو رہی ہیں ان کے پیسے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہاں سے جو پاس ہوئی ہیں۔

جناب خدائے نور۔ یہاں سے پاس ہو کر آئی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا ! یہ یہاں سے پاس ہوئی تھیں اور یہ اسکیمیں clear ہوئی تھیں - خدائے نور صاحب کی بھی clear ہوں گی ' اور بھی سینیٹر صاحبان کی clear ہوئی ہوں گی اور وہ clear ہو چکی ہیں۔ جو clear ہو چکی ہیں ان کے funds کے بارے میں Ministry of Local Government کہتی ہے کہ funds release نہیں ہو رہے۔ یہ دو سوال ہیں - ایک سوال تو یہ ہے کہ جو اسکیمیں approve ہو چکی ہیں ان کے funds release ہوں تاکہ وہ ڈپٹی کمشنر کے پاس implementation کے لئے چلی جائیں ' دوسری بات یہ ہے کہ lapsable نہ ہوں۔ جیسے راجہ صاحب نے فرمایا ' اللہ کرے فیصلہ ہو جائے کہ وہ lapsable نہ ہوں لیکن جو اسکیمیں منظور ہو چکی ہیں ان کے funds تو release کئے جائیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ جو راجہ صاحب فرماتے ہیں وہ بھی درست ہے ' اسکیمیں approve ہوئی ہیں صرف گورنمنٹ پارٹی کی۔ اسکیمیں ہماری بھی گئی ہوئی تھیں اور ابھی تک ہماری اسکیمیں approve نہیں ہوئی ہیں۔ یہ بجا فرما رہے ہیں کہ جن کی اسکیمیں approve ہوئی ہیں ان کے پیسے چلے گئے ہیں - اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن ہماری اسکیمیں نہ approve ہوئی ہیں اور نہ پیسے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب ! میں نہایت احترام کے ساتھ راجہ صاحب اور بھنڈر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جب انہوں نے ایک criterion مقرر کیا اور یہ اسکیمیں پارلیمنٹ کے ممبرز کو دیں ' انہوں نے خود ہمیں خط لکھا کہ اسکیمیں اس proforma کے مطابق پیش کریں۔ یہ approve ہوئیں یا approve نہیں ہوئیں۔ آپ خود سوچیں جناب ! یہ تو ایسے ہی ہے کہ میں اس ہاؤس میں آ رہا ہوں اور یہ کہتے ہیں کہ ان کو چھوڑا گیا اور ان کو نہیں چھوڑا گیا۔ یعنی پھر approve ہونے کا سوال کیا ہے۔

When it is according to the conditions laid down by the government itself, when the invitation was extended by the government itself and the members just submitted those schemes within the parameters of those conditions.

پھر اس کی approval کا مطلب کیا ہوا ' یہ ذرا بتائیں کہ کسی کی approve ہوئیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ بات یہ ہے جناب چیئرمین ' کہ جو criterion بتایا جاتا ہے اس کے مطابق بعض اسکیمیں نہیں ہوتیں ۔ مثلاً ایک ممبر نے ایک اسکیم دی ہے ' اسی اسکیم کے اوپر صوبائی حکومت نے پیسہ دے دیا ہے لہذا ایسا طریقہ کار بنایا گیا ہے کہ وہ overlap نہ ہو۔ پھر یہ بھی ہے کہ مثال کے طور پر جیسے سینٹ ہے۔ سینیٹر پورے صوبے کے لئے ہوتے ہیں ۔ ایک سینیٹر نے اسکیم دی ہے تو وہی اسکیم ایم این اے نے بھی دے دی ہے۔ وہ overlap ہوسکتی ہے Local Government یعنی District Councils وہ اسکیمیں دے رہی ہیں تو یہ جو Central

Working Committee ہے اس میں آکر یہ سارا معاملہ طے ہوتا ہے ۔ یہاں سے پھر پیسے جاتے ہیں I assure them کہ کوئی اس قسم کی بات نہیں ہوگی کہ کوئی گورنمنٹ کا ہے اور کوئی اپوزیشن کا ہے اور جو overlap کرنے والی بات ہے تو وہ بھی دونوں پر ایک ہی طرح سے لاگو ہو گا ۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت تک کوئی آٹھ meetings ہوئی ہیں تاکہ overlap نہ ہوں ۔ اب چھ meetings میں جن کے کاغذات آ گئے تھے ان میں اتفاق سے اپوزیشن کی اکا دکا schemes آ گئیں۔ جبکہ اکثر برسراقتدار والوں کی آگئیں۔ وہ چھ تک انہوں نے approve کر لی ہیں اور ان کے funds جاری کر دیئے ہیں ۔ہم سب بیچارے کی ساتویں اور آٹھویں میٹنگ میں پڑ گئے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ساتویں اور آٹھویں کے لئے کوئی پیسہ نہیں ہے، کوئی funds نہیں ہیں ۔ کہتے ہیں آپ لوگ پہلے struggle کریں، کچھ funds لے آئیں اور اس کے ساتھ دوسری struggle یہ کریں اس کو non lapsable بنائیں تو دو problems ہیں ایک problem یہ ہے کہ fund بھی نہیں ہیں ۔ راجہ صاحب funds نہیں ہیں اور دوسرا problem, lapsable ہے وہ آپ نے جواب دے دیا ہے دوسرے حصے کا۔ پہلے حصے کا جواب ایک میزائل کم کرکے آپ سارے مسائل حل کریں گے ۔ اگر پیسے نہیں ہیں تو اس پر ذرا بات کر لیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب نثار صاحب ۔

جناب نثار محمد خان۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ ایک تو ابھی میرے بھائی نے فرمایا ہے کہ ایک میزائل کم کرکے سارے مسئلے حل ہوسکتے ہیں ۔ میرے خیال میں وہ عالم ہیں مگر اس طرح سے یہ تو قرآن پاک کی نفی کرتے ہیں کیونکہ ہمیں قرآن پاک میں ہدایت ہے کہ دشمن کے لئے ہر وقت تیار رہو ۔ ہم بھوکے رہیں گے لیکن یہ کہنا کہ میزائل کم کرو یا یہ کم کرو، یہ بات ہمیں نہیں کرنی چاہیئے ۔ دوسری بات یہ ہے جناب کہ اپوزیشن کو funds کیوں ملیں ۔ ایک طرف ہمیں گالیاں بھی پڑتی ہیں اور دوسری طرف یہ وہی مراعات چاہتے ہیں جو گورنمنٹ پارٹی کا حق ہے۔ یہ کیوں ان کو ملے ۔ یہ میری تجویز ہے کہ ان کو یہ ملے ہی نہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں آپ کا، میں نثار خان صاحب کی بات کو بڑھاتے ہوئے یہ کہوں گا کہ یہ روایت رکھی گئی ہے۔ اگر یہ روایت نہ رکھی گئی ہوتی تو اور بات تھی، کہتے ہیں کہ دشمن کو اتنا طاقتور مت بناؤ کہ آپ کا مقابلہ کرے۔ یہ کل ہمارا الیکشن میں مقابلہ کریں گے اور آج ہم ان کو چارہ دے رہے ہیں اور دانہ دے رہے ہیں۔ کس اصول پر۔ جناب مولانا صاحب! میری بات سنیں۔ یہ روایت 1972 سے رکھی گئی ہے، یہ آج کی روایت نہیں ہے۔ اگر ہم ان کو اپنے آپ سے طاقتور بنا دیں تو پھر کل تو یہ ہمارا مقابلہ کریں گے۔ آج بھی یہ لوگ ہمیں نہیں بخش رہے ہیں تو کل تو یہ اور زیادہ مشکلات کھڑی کریں گے۔ اپوزیشن کو اگر فنڈز ملے تو پھر حکومت اور اپوزیشن میں کیا فرق ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ مولانا صاحب کی بات بھی سن لیتے ہیں پھر جواب دیں۔ جی مولانا صاحب۔

حافظ فضل محمد ۔ جناب عالی! ہمیں یقیناً کوئی شکوہ نہیں ہے اور نہ ہم اس کا مطالبہ کرتے تھے، نہ ہم نے کبھی جلوس نکالا، نہ ہم نے کبھی ہڑتال کی ہے کہ ہمیں funds ملیں۔ حکومت کی طرف سے خود یہ پالیسی آئی ہے۔ بار بار اخبارات میں اعلانات آئے، میاں صاحب یہ تاثر دنیا کو دینا چاہتے تھے کہ ہم سب کے لئے ایک ہی انداز سے، ایک ہی limit سے funds release کریں گے۔ پھر یہاں آپ کو یاد ہوگا کہ دو دفعہ ان کے انتہائی ذمہ دار وزراء نے ایک دفعہ تو مجھے یاد ہے گوہر ایوب صاحب نے یہ اعلان فرمادیا، اس کا تخمینہ بھی بتا دیا، اندازہ بھی بتا دیا کہ بجلی کے لئے بھی ہیں اور الگ funds بھی ہیں۔ یہ ہمارے لئے ایک مصیبت بن گئی ہے کہ جب ہم اپنے علاقوں میں گئے تو ہم نے وہاں لوگوں کو اکٹھا کر کے ان سے پوچھا کہ ان کی بنیادی ضروریات اور مسائل کیا ہیں، اس پر انہوں نے ہمیں تجاویز دیں پھر ہم نے اسی تناظر میں وہاں سکیمیں بنا لیں اور ان کو ڈی سی کے پاس جمع کروا دیا اور اس نے وہاں سے وہ سکیمیں یہاں بھیج دی ہیں۔ ان پر meetings ہوئی ہیں اور ہم نے لوکل گورنمنٹ سے اس کے بارے میں رابطہ کیا تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ ہماری سکیمیں پاس ہو گئی ہیں لیکن ان کے لیے فنڈز ابھی تک release نہیں ہوئے ہیں اور تجویز دی کہ ہم وزارت خزانہ سے رابطہ کریں تاکہ فنڈز

release ہو سکیں۔

جناب والا! ہمارے لئے انہوں نے اب اسے مسئلہ بنا دیا ہے کہ جب ان سکیموں پر کام نہیں ہو گا تو وہ لوگ یہ کہیں گے کہ ممبر صاحب نے پیسہ کھا لیا ہے ۔ اب جناب یہ حقیقت ہے کہ ہم وہاں لوگوں کے پاس جا ہی نہیں سکتے ۔

جناب والا! ہم صوبیدار مندوخیل کی بات پر انتہائی احتجاج کرتے ہیں ۔ بھائی ہم دشمن نہیں ہیں ۔ پرسوں تک ہم دوست تھے ۔ جب بل پاس کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تو یہ ہمارے پاؤں پڑتے ہیں اور ہمیں دوستی کی اسناد دیتے ہیں ۔

جناب والا! مجھے انور بھنڈر کی تحریک استحقاق بھی یاد ہے جب وہ حزب اختلاف میں تھے ، ان کے فنڈز release نہیں ہوئے تھے تو اس وقت ہم سب نے ان کا ساتھ دیا تھا ۔ یہ ناجائز ہو رہا ہے اور ایسا کیوں ہو رہا ہے ۔ اگر انہوں نے کچھ نہیں دینا تھا تو پھر یہ اعلان نہیں کرنا تھا ۔ جب میں اپنے علاقے میں جاتا ہوں تو لوگ مجھے اتنا تنگ کرتے ہیں کہ میں بتا نہیں سکتا اور کہتے ہیں کہ بھئی اب تو ہماری سکیموں کو ایک سال گزر گیا ہے ۔ وہ پیسے کیوں نہیں آ رہے ۔ ہماری سکیمیں کہاں گئیں ۔

جناب چیئرمین۔جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین صاحب! جو بات مندوخیل صاحب نے اور میرے بھائی نثار محمد صاحب نے کہی ، میرے خیال میں انہوں نے یہ بات light mood میں کہی ہے ، وہ اس بات کو یاد دہانی کرانے کے لئے تھا کہ جب ہم ادھر بیٹھے تھے تو fund نہیں ملتے تھے لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوئی بات اس دفعہ نہیں ہو گی ۔ ممبران کا جو حق ہے چاہے وہ ادھر بیٹھے ہیں یا ادھر بطور ممبر پارلیمنٹ ان کا یہ ایک قسم کا استحقاق ہے ۔

جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو جو سکیمیں دی جا چکی ہیں ، پرسوں کیبنٹ کی میٹنگ بھی ہو رہی ہے میں کوشش کروں گا کہ وہ notification بھی ہو جائے تاکہ وہ funds lapse نہ ہو جائیں اور میں یہ کوشش بھی کروں گا جو تاثر یہاں discrimination کا ملتا ہے اسے بھی دور کر دیا جائے اور جو سکیمیں پاس ہو گئی ہیں ان کے لئے پیسے دے دیئے جائیں اور جو نہیں ہوئی ہیں وہ جلدی جلدی پاس کی جائیں ۔ اس بارے میں میں لوکل گورنمنٹ کے منسٹر

صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں یہاں پر جو meeting ہوئی ہے وہ کر کے اس معاملے کو ختم کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔ جناب والا! ایک اہم مسئلہ ہے جسے میں نے اس ایوان میں پہلے بھی دو دفعہ raise کیا ہے اور ایک دفعہ میں نے walk out بھی کیا ہے ۔ میرا تعلق تربت سے ہے وہاں پر بجلی کا بہت بڑا مسئلہ ہے ۔ جب میں نے یہ point raise کیا تو گوہر ایوب صاحب نے کہا کہ مئی کے end تک یہ مسئلہ بالکل ختم ہو جائے گا اور پسنی میں اس کا انجن بن رہا ہے ۔ وہاں جناب والا ! بے حد گرمی ہے، وہاں بوڑھے بھی ہیں، بیمار بھی ہیں، طفل بھی ہیں، وہاں روزانہ چار، پانچ اموات ہو رہی ہیں۔ مجھے روزانہ فون آتے ہیں کہ آخر ہمارا گناہ کیا ہے۔ بل بھی ہم دیتے ہیں۔ وہاں پر چیئرمین صاحب ، اتنی سخت گرمی ہے اور وہاں لوگ ایک ایک گھونٹ پانی کو بھی ترس رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں پر جو کنوئیں کا ڈول تھا وہ انہوں نے پھینک دیا ہے۔ جو لالٹین تھی وہ بھی پھینک دی ہے کہ بھئی اب بجلی آگئی ہے۔ تو اب میں حیران ہوں کہ پورے پچاس لاکھ خرچ ہونے کے بعد بھی وہ کون سا انجن ہے جو اب تک صحیح نہیں ہوا۔ ابھی راجہ صاحب بھی ہاؤس میں موجود ہیں، تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ کل تک وزیر صاحب اس کی انکوئری کرکے یہ بتائیں کہ آخر ان کا گناہ کیا ہے۔ وہ بھی مسلمان ہیں، پاکستانی ہیں، وہ اس سخت گرمی میں اتنے پریشان ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بجائے کوئی اور جگہ ہوتی تو وہ اسی وقت اس پر ایکشن لیتے تو اس لئے میں کہتا ہوں اور میں نے باقی تمام ساتھیوں سے بھی بات کی ہے اور دوسری پارٹیوں کے جو لیڈر ہیں ڈاکٹر عبدالحئی صاحب، حبیب صاحب اور خدائے نور صاحب، وہ بھی اس موضوع پر بات کریں گے اس مسئلے پر اور ہم اس پر combined walk out بھی انشاء اللہ کریں گے۔ رضا ربانی صاحب اور بشیر صاحب سے بھی میں نے مشورہ کیا ہے تو ہم combined walk out بھی کریں گے اس مسئلے پر اور سب ساتھی اس پر بات بھی کریں گے۔ اس کی ہمیں surety دیں، اگر نہیں تو ہمارے یہاں پر بیٹھنے کا کیا فائدہ۔ ہمارے بھائی، بہن وہاں مر رہے ہیں اور میں یہاں بیٹھ کر عیاشی کرتا رہوں ایئر کنڈیشنڈ میں۔

پھر جناب یہ بات بھی ہے کہ وہ بل بھی دیتے ہیں۔ آخر مکران ایک پورا ڈویژن ہے

وہاں کی اتنی آبادی ہے، ان کو پاکستانی کہتے ہیں اور اگر وہ پاکستانی نہیں ہیں تو اس چیز کو clear کریں کہ بھئی وہ پاکستانی نہیں ہیں ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک عبرت کا مقام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ ذاتی طور پر بھی ان کو سختی سے کہیں کہ یہ مسئلہ حل کریں۔ وہاں پر جناب اتنی سخت گرمی ہے تقریباً 50oC ہے آج کے اخبار میں تھا۔ اور کل چار اموات ہوئی ہیں تربت میں۔

جناب چیئرمین: جی جناب راجہ صاحب۔ ان کی بجلی کا مسئلہ ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں ناں ایک issue جب raise ہوجاتا ہے پھر یہ کہنا کہ۔۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس طرح کام کچھ نہیں ہوگا۔ میری گزارش یہ ہے کہ آج Private Members' Day ہے، اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ اس طرح وقت ضائع ہوجائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! میں گوہر ایوب صاحب سے بات کرکے کل انہیں کہوں گا کہ یہاں آ کر اس بارے میں جواب دیں۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! یہاں پر میں صرف راجہ صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مکران کا تو ایک بہت ہی گھمبیر مسئلہ ہے لیکن شہر کراچی اور اس کے ساتھ اندرون سندھ میں بھی یہ مسئلہ بڑی شدت اختیار کر رہا ہے کہ کئی کئی گھنٹوں کے لئے لوڈ شیڈنگ کی جا رہی ہے۔ پورے پورے علاقے، پورے پورے ضلعے میں سندھ کے اندر بجلی کئی کئی گھنٹوں کے لئے بند کی جارہی ہے۔ تو جہاں وہ مکران پر statement دیں وہاں پر سندھ اور سندھ کا دارالخلافہ کراچی کے بارے میں بھی کل statement دیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: یہ جو ہم مسئلے اٹھاتے ہیں تمام پارٹی والے۔ یہ ایک ایک sentence اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری بنتی ہے۔ ورنہ وہ لوگ کہیں گے

کہ آپ صم بکم تھے۔

جناب چیئرمین: نہیں ویسے تو آپ کا دن ہے جو مرضی آئے کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب ہم تو خادم ہیں۔ صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ جو مسئلہ ہے یہاں پر کافی دفعہ point out کیا گیا ہے اور ہمارے جو واپڈا کے وزیر ہیں انہوں نے بھی اس کی یقین دہانی کرائی کہ واقعی وہ جو پرزے اور دوسری چیزیں ہیں وہ خراب ہوگئی ہیں۔ جناب سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ پسنی پاور پلانٹ کا ستیاناس کردیا گیا ہے۔ چیئرمین صاحب! سب سے جو اہم مسئلہ ہے ناں اس پر کوئی توجہ نہیں ہے۔ اس کی کوئی investigation ہو، تحقیق ہو، ہم تو ایسے انجن کو afford بھی نہیں کرسکتے تھے۔ اتنے بہترین وہ انجن تھے جناب والا! کہ آپ تصور نہیں کرسکتے لیکن وہ وقت سے پہلے ناکارہ بنا دیئے گئے۔ اس لئے کہ اس میں ڈیزل اور موبل آئل غلط اور غیر معیاری استعمال ہوا۔ یہ اس کی وجہ سے ساری مصیبت بنی ہے۔ جناب چیئرمین وہاں پر روزانہ ہڑتال ہوتی ہے۔ تربت میں روز ہڑتالیں ہیں۔ جناب تربت، ملتان اور سبی میں تقریباً ایک جیسی گرمی ہے۔ پچھلے دنوں تو لوگ اتنے مشتعل ہوگئے کہ انہوں نے حملہ کردیا۔ وہاں پر حکومت کے لوگ بڑی مشکل سے بچے ہیں۔ وہاں پر فائرنگ بھی ہوئی ہے۔ اب اس فائرنگ کے نتیجے میں اور بھی مشکلات پیدا ہوگئی ہیں۔ ایک دفعہ جیوانی میں پانی کے مسئلہ پر کافی لوگ مارے گئے اور وہ واقعہ ابھی تک ہمارے لئے مصیبت بنا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: اب آپ کی بات تو سمجھ آگئی ہے ناں۔ اب آپ اتنی لمبی بات نہ کریں ناں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین! ہمیں واضح یقین دہانی کرائی جائے۔ ایک تو پسنی پاور پلانٹ کے بارے میں یقین دہانی ہو کہ اس کے بارے میں تحقیق ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہمیں واضح assurance نہیں دیتے تو ہم متحدہ اپوزیشن والے کراچی، سندھ اور مکران ڈویژن کے مسئلے پر واک آؤٹ ضرور کریں گے۔

جناب چیئرمین: بجلی کے بارے میں کوئی اور پوائنٹ ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ: جناب چیئرمین، میرا بھی ایک تھوڑا سا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے جی۔

جناب حبیب جالب بلوچ : جناب چیئرمین، ہم نے پچھلے سیشن میں تحقیقات کے لئے تمام documents بھی دیئے تھے، کمشنر نے لکھا تھا، وہاں کے ڈی سی نے لکھا تھا، کہ یہ جو انجن ہیں ان کے خراب ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو سیاسی طور پر کنٹریکٹ دیا گیا ہے اور انہوں نے دو نمبر کا ڈیزل اور تیل استعمال کیا ہے جس کی وجہ سے یہ خراب ہو گئے ہیں انہوں نے یقین دہانی کروائی تھی کہ ہم اس کی تحقیقات بھی کریں گے، لہذا دونوں باتیں ہیں کہ تحقیقات اور فوری طور پر فراہمی۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر برائے بجلی و پانی۔ کیوں جاوید اقبال صاحب آپ کا بھی کوئی بجلی کا معاملہ ہے۔ جی عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : آپ بھی بتا دیں تاکہ ایک ہی دفعہ سب کے جواب آجائیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : ویسے محترم گوہر ایوب صاحب ہمارے اپنے ہی علاقے کے اپنے وزیر ہیں ان کو معلوم بھی ہے کہ ہمارے پہاڑی علاقے میں، اب جبکہ دنیا چاند پر جا رہی ہے ہماری طرف ابھی بھی اندھیرا ہی اندھیرا ہے، خاص طور پر میاں نواز شریف کے حلقہ این اے 12 میں on going منصوبے ابھی تک شروع نہیں ہوئے مہربانی کر کے وہ بتائیں کہ کب شروع ہوں گے۔

جناب چیئرمین : جی گوہر ایوب صاحب۔

جناب گوہر ایوب خان : جناب چیئرمین صاحب، اس میں کوئی شک نہیں کہ جو بلوچستان کے سینیٹر agitate کر رہے ہیں کہ بجلی نہیں ہے۔ جو پسنی کا پاور سٹیشن ہے اس میں چار ڈیزل جنریٹر تھے دو ان میں ناقص تھے خراب تھے جو کہ بند ہو چکے ہیں۔ اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ ان چاروں کی جو generating capacity تھی وہ 17 میگا واٹ تھی کم ہو کر وہ تقریباً 11 میگاواٹ ہو گئی ہے ان میں سے دو خراب ہیں، ابھی ان کے سپیئر پارٹس آ گئے ہیں ان کو کھول کر درست کر رہے ہیں دوسرے جو دو ہیں وہ بھی derate کر رہے ہیں وہ بھی پوری

طرح لوڈ نہیں لے رہے ہیں۔ They have a genuine problem اب یہ ہے کہ main grid سے
ان areas کو connect کرنا بہت ہی مہنگا پڑے گا ڈھائی سو، تین سو کلومیٹر کی ٹرانسمیشن لائن
لگنی ہے اربوں روپے کا خرچہ آئے گا اس لئے چند ایک areas میں جہاں جنریٹنگ سٹیشن لگے
ہوئے ہیں جو furnace oil پر چلتے ہیں، یا ڈیزل سے چلتے ہیں وہاں پر آرمی کے engineers لگا
دیئے ہیں تاکہ ان کو maintain کریں اور وہ ان کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان کو چلا
رہے ہیں ۔ تربت ہوگیا، پسنی ہوگیا، گوادر ہوگیا تو اس طرح سے پسنی کے لئے اگلے مالی سال کے
لئے ہم فنڈز رکھ رہے ہیں تاکہ نئے جنریٹر لے کر on emergency basis ان کو چلانے کی
کوشش کریں اور بجٹ میں انشاء اللہ اس کو پاس ہو جانا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ پرائم منسٹر
صاحب نے بھی ہدایت کی تھی کہ جو ویسٹرن بلوچستان کا ایریا ہے coast کے ساتھ ساتھ ایران
کے ساتھ جو علاقہ ملتا ہے ' ایران کے سفیر کے ساتھ بھی بات چیت ہوئی ہے ابھی ان کے
ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشن کے جوائنٹ منسٹر ایران سے آئے تھے ان سے بھی تفصیلی باتیں ہوئی
ہیں۔ ایران کی طرف ایک شہر ہے جس کا نام مند ہے بلوچستان اور اس کی opposite side
جگوری نام کی ایک جگہ ہے ۔ 66 کلومیٹر کا فاصلہ بنتا ہے اس کو ہم سروے کر رہے ہیں کہ
جگوری جو ایران کی طرف ہے اس کا گرڈ سٹیشن ہے جو ہمیں بلوچستان کے لئے چاہیے ۔ جس کی
فراہمی 17 immediately میگا واٹ ہوگی اور تین سال کے بعد تقریباً ستائیس میگاواٹ ہو جائے گی
اور دس سال میں تقریباً چالیس پنتالیس میگاواٹ ہو جائے گی اس کے لئے ہم feasibility دیکھ
رہے ہیں کیونکہ ایران کی طرف سے ہمیں سستا پڑے گا اور جگوری کا جو گرڈ سٹیشن ہے اتنا لوڈ
لے سکے گا یا نہیں اس کو arrange کرنے میں کتنا وقت لگے گا اور یہ 66 کلومیٹر کی مند تک
جو ٹرانسمیشن لائن ہے اس کو ہم کب تک lay کر سکیں گے اس کا estimate ہے آٹھ مہینے
سے لے کر ڈیڑھ سال پونے دو سال تک ہم اس کو مکمل کر سکیں گے۔

These are the things on an emergent basis. Prime Minister is aware of it, I fully share of the views of the honourable Senators from Balochistan

برا حال ہے اور ہم اس کو solve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ
ایران کی طرف سے ہم لے رہے ہیں اور شاید ہمیں سستا بھی پڑے کیونکہ fuel cost ایران
میں کافی سستی ہے اور ٹرانسمیشن لائن بھی ہمیں سستا ملے گا اور ایران کے جو منسٹر برائے

ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشن تھے ان سے میں نے بات گوادر تک بھی کی تھی کہ وہاں تک بھی کریں کیونکہ گوادر کی پورٹ جب develop ہوگی تو ہوگی اس کے اپنے جنریٹنگ سٹیشن جب لگیں گے۔ ، گیس پر لگائیں یا اس کو furnace oil پر لگائیں یا جس پر بھی لگائیں یا ایران سے لائیں وہ بعد کی باتیں ہیں۔ لیکن فی الحال ہم ایران کی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں اور پوری کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین ، اچھا دوسرا سوال تھا کراچی کا ، کیونکہ کراچی میں بھی بڑی تکلیف ہے۔

جناب گوہر ایوب خان ، میں نے وہ پورا سنا نہیں۔

سید اقبال حیدر ، جناب کراچی میں loadshedding مسلسل جاری ہے۔ رات رات بھر جاری رہتی ہے۔

جناب گوہر ایوب خان ، میں ابھی بتاتا ہوں۔ جناب مجھے جو detail دی گئی تھی پسنی کے generating station کے متعلق۔ شاید اس میں جو fuel دیا گیا تھا وہ defective تھا۔ اس لئے انجن malfunctioning کر رہے تھے۔ میں نے کوئٹہ میں اپنے Chief Executive کو تمام کاغذات بھیجے ہیں۔ مجھے جس وقت رپورٹ آ جائے گی I will place it on the floor of the Senate and inform the Senators also یہ ضرور ہوا ہو گا کہ اگر چار generating stations ہیں ۔ ایک دم دو pack up کر جائیں اور ان کے spare parts نہ ہوں۔ کچھ نہ کچھ تو ضرور ہوا ہو گا۔

Mr. Chairman: I think you should visit this place.

جناب گوہر ایوب خان، جناب میں ضرور visit کر لوں گا۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ، جناب انہیں جلد دورہ کرنا چاہیے۔ اس مسئلے کو حل کریں۔ لوگ تربت میں گرمی سے مر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین ، دیکھیں گوہر ایوب صاحب! جو آپ کو convenient ہو آپ ان کو بتا دیں they will be there کیونکہ بار بار یہ چیز آ رہی ہے۔ you know I went to Gawadar

once, this is about some years ago, same problem was there وہی generating کا مسئلہ
کہ جی چھت ٹھیک نہیں ہے فلاں چیز ٹھیک نہیں ہے۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب honourable Senator نے request کی تھی۔

Minister of State وہاں گئے ہیں۔ میں نے دوسرے دن ہی انہیں بھیج دیا۔ وہ اس area سے ہو کر آئے ہیں۔ but if you so like it is my responsibility میں ضرور جاؤں گا۔ جناب ایک تو یہ ہوتا ہے کہ میں کہہ دوں کہ نہیں ہو سکتا please do not bother for me, I am with them, I feel it مجھے احساس ہے کہ اتنی difficulty ہے اور اس area میں جہاں باقی facilities نہیں مل رہیں۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو یہ زیادتی ہو گی۔ I am with them اور یہی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر ایران سے ہو یا self generating کر سکیں، army کے engineers ہیں وہ ان کے generating stations کا لگا رہے ہیں unfortunately to solve this particular problem ایک دم problem accumulate ہوئی ہے۔ I will certainly go to that area۔ دوسرا جو انہوں نے کہا کہ Pasni Power Stations کے لئے جو defective fuel آیا ہے۔ I have sent the entire detail to the Chief Engineer, رپورٹ آ جائے گی انشاء اللہ۔ میں یہ ممبران کو بھی دے دوں گا and I will present it here

جناب اس کے بعد انہوں نے کہا کہ کراچی میں بھی بہت loadshedding ہو رہی ہے۔

I went there two, three times, I really felt quite perturbed on Karachi because industries

اتنی زیادہ ہیں۔ there is so much industries جو پورے پاکستان کو supply کرتی ہیں اور export بھی کرتی ہیں۔ اگر وہاں malfunction ہو جائے یا loadshedding ہو یا وہ shutdown ہو جائے تو industry affect ہوتی ہے اور future development of industry affect ہوتی ہے۔ because ہر کوئی دیکھتا ہے کہ یہاں اگر loadshedding ہے تو پھر ایسی جگہ یا ایسے area میں جائیں جہاں یا تو selfgenerate کر سکیں تاکہ loadshedding نہ ہو۔ اس سارے مسئلے کے حل کے لئے ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ KESC کو on board لائیں۔ KESC کے چند ایک یونٹ ہیں جو اکثر خراب ہو جاتے ہیں۔ کبھی بن قاسم کے generating stations or turbine ہیں ان میں سے کوئی خراب ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ ہوتا ہے کہ ہمارے جو nuclear plants ہیں جو 64 to 84 mega

total requirement کراچی کی power generate کی mega watt کرتے ہیں وہ کم ہو جاتی ہے۔

generating peak period summer میں، مئی جون میں اندازاً 1750 mega watt ہے۔ ان کی

capacity اتنی نہیں کیونکہ maintenance اور various other factors کے لئے وسائل نہیں ہیں۔

اس لئے واپڈا سے کہا گیا تھا کہ آپ power export کریں اور sell power to KESC اور منسٹری

نے اس کا ریٹ بھی suggest کیا تھا کہ پہلے دے رہے تھے تین روپے نو پیسے کے لگ بھگ جو

IPPs ہیں ان کا ریٹ 2.72 paisas اور 2.81 paisas دو اور جو ہیں ان کا ریٹ تھا، واپڈا دے رہا

تھا تین روپے نو پیسے کے لگ بھگ۔ منسٹری نے suggest کیا ہے کہ یہ تین روپے پر ہو کیونکہ

it must be uniformed.

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! میرے ایک دو پوائنٹس ہیں وہ آپ Please جانے سے پہلے سن لیں۔ because you have to issue directives.

جناب چیئرمین: بشیر مٹہ صاحب can issue the directives.

Mian Raza Rabbani: Sir, they were raised when you were in the Chair and they are very important points.

Mr. Chairman: I am transferring all my authority to Bashir Matta and I am sure he will look after the House and your points as well as anybody else's point.

(اس موقع پر جناب بشیر احمد مٹہ نے کرسی صدارت سنبھالی)

جناب گوہر ایوب خان: تو کراچی کا جناب اس طرح ہے کہ نئے چیئرمین is in a position نیا board of KESC is there وہ کراچی میں جو serious problems ہیں ۔ ضرور اسکے متعلق کام کر رہے ہیں۔ کراچی میں distribution problems ہیں۔ اس کے circuits ہیں اور transmission lines and grid stations بہت پرانے ہیں and we are aware of that, KESC خود heavy losses میں جاتی رہی ہے اور billions of rupees اس سال بھی وہ loss میں جائے گی۔ لیکن immediately problem یہ ہے کہ ہم وہاں پر loadshedding ختم کریں۔ نئے چیئرمین نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ by 15th of June کراچی میں loadshedding ختم کرنے

کی کوشش کریں گے تا کہ ان کے جو existing generating stations ہیں be they on gas or, nuclear اس میں تھوڑی سی problem تھی۔ بن قاسم کے اور واپڈا کے جو generating stations ہیں ان سب کو maximum generating پہ لا کے، ان کی maintenance کر کے اور export of power جو واپڈا سے بھی ہے اس کو بھی۔ جتنا بھی موجودہ ٹرانسمشن لائن کو جا سکتا ہے to the maximum, وہ کراچی میں دی جائے۔ اسی طرح سندھ میں جو تھوڑا بہت problem ہو رہا ہے، اس کو بھی ہم improve کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ very shortly یہ ہو رہا ہے کہ چند ایک IPPs بالکل تیار ہیں، ان کو interconnections چاہئیں یا گیس چاہیئے and very shortly some of the IPPs that are not on board right now وہ بھی on board آ جائیں گی۔ Once their tarrif rate and structure is decided in next few weeks time and hopefully انشاء اللہ وہ ہو جائے گا۔ لیکن مجھے پورا احساس ہے کہ کراچی میں شدید گرمی ہے اور اسی طرح سندھ یا پورے پاکستان میں گرمی سے جو مسائل پیدا ہو رہے ہیں، ان کو ہم حل کرنا چاہتے ہیں۔ جو پوائنٹ میں نے نہیں سنے ہیں، the honourable Senator can repeat that تا کہ میں جواب دے سکوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بلوچستان کے بارے میں بات ہوئی تھی۔

جناب گوہر ایوب خان: جی NA-12 کی سکیمیں on going ہیں، ان کی کل 31 سکیمیں on going ہیں اور 10 کے لئے فنڈز دیئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ وہ بھی ہو جائیں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جب آپ تشریف نہیں لائے تھے تو بلیدی صاحب نے بلوچستان کے بارے میں بات کی تھی۔ جی بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! میں گوہر ایوب صاحب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تربت کے مسئلے میں وہ دو ماہ سے کہہ رہے ہیں کہ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے کا سامان وہاں پہنچ چکا ہے اور انجن کی مرمت جاری ہے۔ تربت میں لوگ گرمی سے مر رہے ہیں۔ وزیر صاحب نے کوئی surety نہیں دی ہے کہ دو مہینے لگیں گے یا تین مہینے لگیں گے۔ اگر دو تین مہینے لگیں گے تو اس وقت تک تو گرمی کا سیزن ختم ہو جائے گا، پھر اس انجن کا ان لوگوں کو کیا فائدہ ہے؟ لہذا، یہ جو یقین دہانیاں کراتے ہیں، ان پر عملدرآمد نہیں ہوتا ہے، یہ

بس یقین دہانیوں تک محدود ہیں ۔ لہٰذا ، میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں ، وزیر صاحب کو پہلے سن تو لیں ناں۔

جناب گوہر ایوب خان : جناب چیئرمین ! he should not walk out. بلیدی صاحب ! اگر میں کہوں کہ یہ نہیں ہو سکتا ہے, please forget about it اگر ڈاکٹر صاحب کو یا بلوچستان کے باقی ممبروں سے کہوں کہ بھئی نہیں ہو سکتا ہے please, go and find an alternative, تو آپ کو ناراض ہونے کا حق ہے ۔ I am trying my best, میں وہاں بھی جاؤں گا اگر آپ مجھے invite کریں۔ حلیم صدیقی صاحب وہاں گئے ہوئے ہیں، اگر پھر بھی مسئلہ solve نہیں ہوتا تو we are there to solve this problem. جناب والا! بات یہ ہے کہ میں ابھی قومی اسمبلی میں جا رہا تھا کیونکہ میرے سینٹ میں سوالات نہیں تھے ، کوئی پوائنٹ نہیں تھا۔ میں سینٹ نہیں آ رہا تھا۔ اسمبلی میں مجھے فاٹا کے معزز سینیٹر صاحب نے کہا کہ سینٹ میں بجلی کے بارے میں بات ہو رہی ہے تو I came here. اگر یہ list کر دیا کریں کہ یہ سینٹ کا period ہے ، یہ قومی اسمبلی کا period ہے تو پھر ہمیں آسانی ہو گی۔ ادھر بھی آؤ ، اسمبلی میں بھی جاؤ۔ جس وقت بھی یہ سب ہوتا ہے ، میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میری بات سن لیں کہ فی الحال جو Area Electricity Board کے چیئرمین ہیں ، ان کو وزیر صاحب فون کر دیں، اس کی urgency stress کریں اور پھر اس کو follow up کریں تو کوئی remedy بھی ہو جائے گی۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: تو پھر یہ کل تک پوزیشن بتائیں کہ وہ انجن کب تک تیار ہو گا؟

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب چیئرمین! اگر ہم رولز اور قاعدے کے مطابق چلیں اور adjournment motions دیں تو وزیر تیار ہو کر آئیں گے، ہاؤس میں موجود ہوں گے، ہاؤس کا وقت بچے گا ، رولز کی پیروی ہو گی، قاعدے قانون کے مطابق بات ہو گی۔ یہ جوابدہ ہوں گے ، جواب لے کر آئیں گے۔ اگر ایک point of order آ جاتا ہے لوکل گورنمنٹ کا ، لوکل گورنمنٹ کے بعد دوسرا پوائنٹ فنانس کا آ جاتا ہے تو ہر وزیر ہر وقت تو یہاں موجود نہیں رہ

سکتا۔ میری استدعا ہے کہ ہم سب مل کر کوشش کریں کہ ہم adjournment motion دیا کریں ' یہ طریقہ ہم نے ختم کر دیا ہے۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کی وساطت سے بھنڈر صاحب سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بالکل بجا فرما رہے ہیں کہ adjournment motions آنے چاہیئں۔ لیکن میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سیشن شروع ہونے سے پہلے 14 Adjournment Motions submit کئے گئے۔ ان میں سے 6 یا 7 کو چیمبر میں ہی kill کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح آپ پچھلے اجلاسوں کو دیکھ لیں' ساری adjournment motions چیمبر میں ہی kill کر دی جاتی ہیں تو پھر ممبروں کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہ جاتا کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی گوہر ایوب صاحب۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین! میں بلیدی صاحب سے request کرتا ہوں کہ وہ ساڑھے آٹھ بجے میرے دفتر آ جائیں'---- بہت جلدی تو نہیں ہے---' میرے پاس آ جائیں' انشاء اللہ ان کے سامنے میں یہ ساری چیزیں solve کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ظریف خان مندوخیل صاحب۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ڈاکٹر صاحب یہ جب جائیں گے اور discuss کریں گے تو this thing will come up.۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین صاحب! اس کا حل temporary ہو گا۔ اس کا حل جو long term ہوگا وہ ہم from ایران کر رہے ہیں۔ پرائم منسٹر نے بھی اس کی اجازت دی ہوئی ہے اور ہم اس کو push کر رہے ہیں۔ اس میں ایران پاکستان friendship کا بھی مسئلہ آ جائیگا۔ اس کو حل کرنے کے لیے ایرانی گورنمنٹ بھی keen ہے' ہم بھی keen ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرے خیال میں یہ کافی ہے۔ آپ ان سے کل

ملاقات کریں گے جو چیز آپ کہنا چاہتے ہیں تفصیل سے اس کا ذکر کر دیں ، جو چیز implement ہوسکتی ہے وہ بھی detail سے کریں گے۔ جیسے انہوں نے کہا کہ بعض چیزیں ابھی ہو سکتی ہیں اور بعض نہیں ہو سکتیں تو جو ہو سکتی ہیں اس کے ambit کے اندر جو بھی ممکن ہو گا وہ کر دیں گے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب ایک کام کردیں۔ جیسا کہ وزیر صاحب نے ساڑھے آٹھ بجے بلایا ہے۔ ہماری ان سے صرف ایک گزارش ہے، اگر آپ اور یہ ہاؤس اجازت دے کہ ہم تین رکنی بلوچستان کی کمیٹی بنا دیں جیسے جالب صاحب ہیں ، میں ہوں اور بلیدی صاحب ہیں، ہم ساڑھے آٹھ بجے آپ کی خدمت میں آئیں گے۔

جناب گوہر ایوب خان : ٹھیک ہے جناب آ جائیں۔ عموماً جناب میں ممبروں سے ساڑھے آٹھ کا کہتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ جی ہماری appointment ہے کہیں تو

I am very happy, I will wait for them.

Mr. Presiding Officer : I give the floor now to Zarif Khan Mandokhel.

جناب ظریف خان مندوخیل : جناب چیئرمین ! میں ابھی پانچ چھ دن قبل ژوب سے آیا ہوں۔ ہمارے ساٹھ ستر آدمیوں کو ٹرکوں میں ملٹری والے بٹھا کے جیل لے گئے تھے۔ جس کا دوسو روپے بجلی کا بل تھا اس کا دو ہزار بھیج دیتے تھے ۔ اس کی شنوائی بھی نہیں ہوتی تھی۔ گوہر ایوب صاحب دوسری باتوں میں لگ گئے۔ میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ میں بجلی کی لوڈشیڈنگ تھی۔ آج کل لوگ گرمی کی شکایتیں کرتے ہیں ۔ ہمارے علاقوں میں سانپ اور بچھو اتنے ہیں کہ جو سانپ بھی کسی کو کاٹتا ہے اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ گوہر ایوب صاحب مہربانی کریں، ہمارے ساتھ ژوب جائیں یا ساڑھے چار چار گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ نہ کرائیں ۔ ان کی خدمت میں میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ پورے پاکستان میں ژوب صرف ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں الحمدللہ کوئی انڈسٹری نہیں ہے۔

ملٹری والے جب لوگوں کو ٹرکوں میں بٹھا دیتے ہیں اور جن کا دو سو روپے کا بل ہوتا ہے اس کا دو ہزار روپے کا بل آتا ہے۔جب وہ ٹرکوں میں لوگوں کو لے جاتے ہیں تو بازار میں کھڑے لڑکے ہنستے ہیں کہ یہ کیسے بھانگ کی بکریوں کو لے جا رہے ہیں تو وہ ان کو بھی ساتھ

لے جاتے ہیں کہ تم کیوں ہنستے ہو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جیسے بھنڈر صاحب نے کہا ہے اور وقت کا بھی تقاضا ہے آپ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ آپ بھی ان کو accompany کریں It will be a mini delegation from Balochistan.

جناب ظریف خان مندوخیل، ہمارے علاقے کے علاوہ اور کہیں بھی لوڈ شیڈنگ نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اچھا ہے آپ کی ذرا comprehensive discussion ہو گی ، کوئی remedy کوئی relief نکل آئے گا۔ جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani : I am grateful to you sir. Sir, first of all I would like to draw your attention towards the government benches and your repeated observations that ministers should attend and you are seeing that Gohar Ayub Sahib is always very conscious and that too, he was going to the National Assembly. He heard of the debate taking place, so he came but apart from that there is not a single Minister and even if you want to proceed with the Orders of the day , you can't , for the simple reason that the concerned Ministers are not present. So, this is a repeated violation of your directive that Ministers should be present in the House, which they are not but that is not my essential Point of Order. My Points of orders are two sir.

Sir, on the last date of the sitting, I had drawn your attention to a very important matter which concerned the cause of the Senate of Pakistan, which concerned the provincial autonomy and which concerned the tinkering with the Constitution. I had stated on record that on 30th of May, there was a new cutting that the Federal Government had introduced, a bill in the National Assembly of Pakistan in December, 1998 which was the Pakistan Revenue Authority Bill. That

Bill has now been withdrawn by the Federal Government and is now being attached as a money bill to the Federal Budget. Sir, that Bill deals with restructuring CBR. It makes the Pakistan Revenue Authority a body which would act on behalf of the Federal Government, it would act on behalf of the Provincial Governments, and it goes to the extent, I have a copy of the Bill with me, it goes to the extent that the Authority would not be required to take into consideration the CEC of the Cabinet that is the Economic Coordination Committee. It would not be required to consult the other financial organs of the Federal Government. This is a very far reaching Bill and it most certainly does not fall under the ambit of Article 73 of money bill.

You had directed, on the last date, for hearing the Minister for Parliamentary Affairs to ascertain the facts and come to the House and state what the exact position is, so that the Senate can take notice. Sir, this is my first point.

The Second point that I had raised sir,

کہ میرے constituents نے، جو سندھ اسمبلی کے اراکین ہیں، ان کا مجھے phone آیا sir کہ باوجود اس کے کہ سندھ اسمبلی نے ان کے پیسے دے دیئے ہیں ، PIA ان کے travel vouchers کو honour نہیں کر رہی - باوجود اس کے کہ Supreme Court نے یہ کہا ہے کہ سندھ اسمبلی legislation کے لئے functional ہے لیکن حسب عادت حکومت تمام کورٹوں کے فیصلوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے یہ کر رہی ہے کہ ، PIA یہ کہہ رہا ہے کہ نہیں جی کیونکہ notification آپ کی suspension کا آیا تھا تو چاہے Supreme Court کا order ہو، کسی کا order ہو، آپ ہمارے لئے suspended ہیں اور آپ کے vouchers کو honour نہیں کریں گے تو یہ Supreme Court کے فیصلے کی violation ہو رہی ہے، جو facts on ground ہیں ، سندھ کی اسمبلی کے ساتھ یہ step motherly سلوک کیوں کیا جا رہا ہے؟

آپ نے حکومت کو direct کیا تھا کہ وہ خاقان عباسی سے پتا کریں ------ محترم وزیر

صاحب اس وقت گفتگو میں محو ہیں------- جس پر محترم نے assurance دی تھی کہ اس سے اگلے دن خاقان عباسی صاحب House میں آئیں گے اور position state کریں گے۔ اس کو بھی ایک ہفتہ گزر گیا ہے۔ جناب یہ دو points ہیں ۔ سب سے زیادہ اہم point No. 1 ہے Senate کی powers کے بارے میں جس سے صوبائی خود مختاری اور Constitution کے ساتھ ایک کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ یہ بہت ہی اہم چیز ہے اور شاید کل یا پرسوں Senate prorogue ہو ۔ اس سے پہلے کہ Senate prorogue ہو، ہمیں اس مسئلے کا جائزہ لینا ضروری ہے کیونکہ ہم ہرگز، ہرگز National Assembly کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ Senate of Pakistan کی powers کو سلب کرے ۔ یہ Senate کا حق ہے کہ وہ اس بل کو دیکھے ۔ اس رپورٹ کے اندر جناب چیئرمین صاحب! اگر آپ چاہیں تو میں وہ رپورٹ بھی آپ کے سامنے news item پیش کر سکتا ہوں ۔ اس میں government official نے who did not want to be named اس نے ایک جو جواز دیا ہے وہ یہی دیا کہ یہ بل Senate میں پاس نہیں ہو گا۔ لہذا، حکومت کو ایک dead line meet کرنی ہے اور اس dead line کو پورا کرنے کے لئے اس کو وہاں سے withdraw کیا جا رہا ہے اور Senate کو ایک طریقے سے ایک بار پھر by pass کیا جا رہا ہے اور اس کو money bill declare کروایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے آپ حکومت سے پوچھیں کہ جو آپ نے ان کو directions دیئے تھے ان directions کے بارے میں انہوں نے کیا کیا ۔ آیا ہاؤس کو آج مطلع کر رہے ہیں۔ نہیں کر رہے تو کب کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ لیڈر آف دی ہاؤس اس پر کچھ فرمائیں دونوں اہم باتیں ہیں راجہ صاحب نے خود نوٹ فرمائی ہوں گی ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! دوسری بات جس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ اتنی اہم نہیں ہے وہ میں نے پتہ کرایا ہے ۔ چیئرمین پی آئی اے شاہد خاقان عباسی ابھی ہاؤس میں نہیں آئے ۔ یہ جو دوسرا معاملہ ہے یہ پہلے بھی اٹھایا گیا تھا اور چیئرمین صاحب نے اس کے بارے میں اپنے کچھ ریمارکس بھی دیئے تھے آیا انہوں نے یہاں سے close کر دیا ہے یا نہیں۔ اس کا آپ چیئرمین صاحب سے پتہ کر سکتے ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں عرض کروں گا اس سلسلے میں کہ چیئرمین صاحب

نے کورٹ کا حوالہ دیا تھا لیکن اس کے علاوہ چونکہ ہمارے پاس بہت ہی قابل وزیر قانون صاحب موجود ہیں ' پارلیمانی امور کے وزیر صاحب بھی ہیں وہ اپنی دانست میں کم از کم ایک formal reply اس کا دے دیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں یہی کوشش کروں گا کہ خالد انور صاحب کل اس کے بارے میں جواب دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ تاکہ اس کو ذرا study کریں ۔

I mean giving it full consideration.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ پوائنٹ آف آرڈر' جناب والا! ایک گھنٹہ ہوگیا ہے اور ہماری legislative proposals موجود ہیں لیکن ابھی تک legislative proposals کی طرف توجہ نہیں دی گئی اگر points of order پہ ایوان کو چلانا ہے تو چلائیں۔

Mr. Presiding Officer: We will work in a little relaxed atmosphere.

کوئی بات نہیں یہ Private Members' Day ہے کبھی کبھی Private Members کے ایسے ایسے اہم نکات آ جاتے ہیں جو immediately آ جاتے ہیں ۔

And it is a House of parliament. So, we cannot restrict it too much and we will run it with the best results for everybody.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ سارا دن points of order پہ ایوان کو چلاتے رہیں ۔

Mr. Presiding Officer: It will depend on the importance of the matter. Khattak Sahib.

جناب محمد اجمل خان خٹک ۔ راجہ صاحب نے جس دانش اور تدبر سے تجویز پیش کی ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں البتہ اس اضافے کے ساتھ کہ جو نکتہ یا مسئلہ رضا ربانی صاحب نے اٹھایا ہے اسے ہم بھی وفاق ' صوبائی خودمختاری اور پاکستان کی بنیادوں کے خلاف خطرناک سازش سمجھتے ہیں ۔ یہ آمریت کے خطرناک پنجے ریاست کے تمام اداروں کے گلے میں آمریت کا دیو ڈال چکے ہیں اور حکومت کی تمام مشینری کو زہریلا کر چکے ہیں اس کے بعد یہ اقدام ہم

سمجھتے ہیں کہ آمرانہ ہے اور یہ مطلق العنانیت ہے ۔ ہم اس کو کسی طرح سے نہیں چھوڑیں گے۔ اس پر کل بات ہوگی ۔ آج محترم راجہ صاحب سے گزارش ہے کہ مکمل معلومات لے کر حکومت کی طرف سے صاف لائن لے آئیں۔ یہ کہ سینٹ کو ختم کرکے Money Bill کی طرف لے جانا ، ایسا کرنا خطرناک ترین اقدامات ہیں ، خطرناک ترین ارادے ہیں ۔ ہم تمام دوسری حکمت عملیوں ، سیاست اور ملک کے نازک حالات کا اندازہ کرتے ہوئے جو رویہ اختیار کرنا چاہتے ہیں خدا کے لئے اس سے یہ دوسری طرف نہ بڑھیں اور کل ایسا جواب دیں جس سے ہم مطمئن ہو جائیں ، ملک مطمئن ہو جائے ، قوم مطمئن ہو جائے ، وفاق مطمئن ہو جائے ، صوبے مطمئن ہو جائیں۔ یہ ذمہ داری حکومت پر ہے اور حکومت کی جانب سے ہمارے بہت محترم دانشور ، باصلاحیت اور دیانتدار لیڈر آف دی ہاؤس پر ہے کہ کل واضح جواب دے دیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سید محمد جواد ہادی صاحب۔

سید محمد جواد ہادی: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! بڑی دیر کے بعد آپ کی نظر کرم ہم پر پڑی۔ میں آپ کے توسط سے ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اگرچہ کوئی منسٹر صاحب یا متعلقہ منسٹر یہاں تشریف نہیں رکھتے۔ میری گزارش ہوگی کہ لیڈر آف دی ہاؤس جناب راجہ صاحب توجہ فرمائیں اور اس سلسلے میں وہ حکومت کا موقف بیان کریں۔ گزشتہ دنوں الجہاد ٹرسٹ کے چیئرمین وہاب الخیری نے سپریم کورٹ میں شمالی علاقہ جات کے حقوق کے سلسلے میں ایک درخواست دائر کی تھی جو بڑے بحث و تمحیص کے بعد سپریم کورٹ کے بنچ نے اس پر فیصلہ دیا اور حکومت کو حکم دیا کہ شمالی علاقہ جات کے عوام کو فوری طور پر حقوق دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ آپ جانتے ہیں اور سارے لوگ جانتے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لئے بہت اہم مسئلہ ہے۔ کشمیر کی آزادی کے لئے ہم سیاسی محاذ پر اور ہر محاذ پر اخلاقی حوالوں سے اور دیگر حوالوں سے ان کی مدد کر رہے ہیں۔ بالکل کرنی چاہیے۔ قوم کی آزادی کا مسئلہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ شمالی علاقہ جات کے عوام جنہوں نے آج سے ۵۲ سال پہلے اپنے زور بازو پر ڈوگر راج سے آزادی حاصل کی تھی اور رضا کارانہ طور پر پاکستان کے ساتھ الحاق کیا تھا۔ بدقسمتی سے ۵۲ سال گزرنے کے باوجود۔۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایسا کریں کہ ذرا مختصر کر دیں۔ زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔ جو آپ کا مقصد ہے وہ بیان کریں۔ تفصیل کا سب کو پتہ ہے۔

سید محمد جواد ہادی: جناب چیئرمین! جب بجلی کے مسئلے پر ایک گھنٹہ بات ہو سکتی ہے۔ یہ ۲۰ لاکھ عوام کے بنیادی حقوق کا مسئلہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایسا کریں کہ جو آپ کا مقصد ہے وہ کہہ دیں۔ باقی تفصیل چھوڑ دیں۔

سید محمد جواد ہادی: ۵۲ سال گزر گئے اور تقریباً ۲۰ لاکھ عوام کے تشخص کا بھی پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون ہیں اور کیا ہیں؟ چونکہ وہ لوگ یہاں ایوانوں میں نمائندگی سے محروم ہیں۔ ہمارے طرف آتے ہیں اور التماس کرتے ہیں، منت کرتے ہیں کہ ہم ان کی بات کو ایوان میں پیش کریں۔ یہ لوگ جنہوں نے رضا کارانہ طور پر پاکستان کے ساتھ الحاق کیا اب تک ان کو کوئی حقوق نہیں ملے۔ نہ وہ آزاد کشمیر کی طرح آزاد ریاست ہے۔ نہ وہ کسی صوبے کے ساتھ ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یعنی آپ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا status determine کیا جائے۔ آپ ایسے کریں کہ ذرا مختصر کریں۔

سید محمد جواد ہادی: اگر آپ اجازت نہیں دیتے تو میں چھوڑ دیتا ہوں لیکن یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں اجازت ہے مگر سب کا وقت ہے۔ ابھی تقاریر تو نہیں ہو رہی ہیں۔ آپ کا مسئلہ تو سمجھ میں آ گیا۔ جو آپ چاہتے ہیں وہ بیان کریں۔ جو آپ کو پتا ہے تقریباً وہ ہاؤس میں سب کو پتا ہے۔

سید محمد جواد ہادی: شمالی علاقہ جات کے عوام یہ پوچھتے ہیں کہ ہم مزید کتنا انتظار کریں۔ کیا پاکستان کو ہماری ضرورت نہیں ہے۔ اگر نہیں ہے تو یہ واضح کریں کہ آپ اپنا کام کریں۔ تاکہ وہ اپنے لئے کوئی نیا راستہ تلاش کریں۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب وہ حکومت پاکستان سے رجوع کرتے ہیں تو حکومت کا موقف یہ ہوتا ہے کہ چونکہ کشمیر کے مسئلے کی وجہ سے ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے تو وہ پوچھتے ہیں کہ آزاد کشمیر جو تنازعہ کشمیر کا بنیاد ہے، اس میں تو

آزاد ریاست قائم ہو سکتی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں خود مختار ریاست قائم ہو سکتی ہے۔ اس کو لوک سبھا میں نمائندگی مل سکتی ہے۔ ان پر کشمیر کے مسئلے کا اثر نہیں پڑتا ہے لیکن اگر شمالی علاقہ جات کی نمائندگی کی بات ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ اس سے کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کا موقف کمزور ہو تا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپیل کرتا ہوں کہ راجہ صاحب اس پر حکومت کا موقف بیان کریں کہ وہ سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر عمل درآمد کریں گے یا نہیں؟ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شمالی علاقہ جات کے منسٹر نے چند دن پہلے یہ کہا کہ سپریم کورٹ کا جو فیصلہ ہے وہ محل ہے واضح نہیں ہے۔ اس پر عمل درآمد نہیں کی جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ حکومت یہ واضح کرے کہ شمالی علاقہ جات کے لوگوں کو پاکستانی سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اگر پاکستانی ہیں تو ان کو ایوانوں میں نمائندگی کیوں نہیں دیتے یا کسی صوبے کے ساتھ الحاق کیوں نہیں کرتے یا آزاد ریاست قائم کرنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے۔ اگر ضرورت نہیں ہے تو واضح کریں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر بعض حلقوں کے ذہنوں میں شمالی علاقہ جات کے بارے میں کوئی الجھن ہے تو میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ شمالی علاقہ جات کے لوگوں کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ اگر ان پر ٹھونسا گیا تو وہی صورتحال پیش آئے گی جو مقبوضہ کشمیر میں ہے کہ لوگ آزادی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا کسی ایسے علاقے کے ساتھ ان کا الحاق نہ کیا جائے کہ وہاں کے لوگوں کی مرضی کے خلاف ہو اور راجہ صاحب واضح فرمائیں کہ حکومت کا موقف کیا ہے۔ کیا شمالی علاقہ جات کے بارے باون سال گزرنے کے بعد بھی حکومت فیصلہ کرنے کے mood میں نہیں ہے اور ان کو ایسے ہی نظر انداز کر دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ کا جو موقف ہے وہ سامنے آ گیا۔ گورنمنٹ کے نمائندے بیٹھیں ہیں اور انہوں نے اس کا نوٹس لے لیا۔ تو گونمنٹ اس چیز کو consider کر کے اپنی پالیسی کے اندر اس پر positive کوئی سوچ سمجھ کر' اس کے بعد ایک فیصلہ کرے گی۔

سید محمد جواد ہادی۔ نہیں' یہ تو باون سال گزر گئے۔ اب کب فیصلہ کریں گے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا ہے۔ اس کے بعد بھی اسی طریقے سے نظر انداز کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وہ نوٹس لے لیا ناں۔ راجہ صاحب اگر ابھی آپ جواب

دینا چاہتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ نہیں جی۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ہاں انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا ! بات یہ ہے کہ ایک dispute تھا اس dispute کے نتیجے میں ایک پارٹی گئی سپریم کورٹ میں اور اس نے ایک فیصلہ دے دیا کہ جی Northern Areas کو fundamental rights ملنے چاہئیں۔ ہمارا مطالبہ ان سے یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں آپ fumdamental rights Northern Areas کے حوالے کریں۔ یہ بنیادی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر راجہ صاحب ابھی نہیں تو کل یہ ہمیں بتائیں کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں آیا وہ ناردرن ایراز کو fundamental rights دینے کو تیار ہیں یا نہیں۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: This is what he has noticed. He has noticed جو اس کا tone ہے' ان کی speech کا اور آپ کی speech کا انہوں نے نوٹ کر لیا ہے اور وہ relevant forum پر raise کر کے اس کے مطابق positive policy بنائیں گے۔ جی جناب قاضی صاحب۔

قاضی محمد انور۔ جناب والا! ہادی صاحب کی بات کے سلسلے میں میں بات کرنا چاہتا ہوں' یہ بات اتنی آسان نہیں ہے شمالی علاقہ جات میں انتظامی اور عدالتی دونوں ڈھانچے نہیں ہیں۔ شمالی علاقہ جات کو Constitution میں special area کہا گیا ہے۔ لیکن ان کو ابھی تک جو مشکل تھی وہ یہ ہے کہ اس کو ایک Section Officer شمالی علاقہ جات کی وزارت ، کشمیر افیئرز کی وزارت کا کنٹرول کرتا ہے۔ یہاں سے ایک Session Judge کو بھیجا جاتا ہے جس کو وہاں Chief Court کہا جاتا ہے۔ Session Judge یہاں کا ہوتا ہے اسے Chief Court کہا جاتا ہے۔ وہ جو decision کر دے وہ final decision ہوتا ہے۔

سپریم کورٹ میں جو issue آیا تھا وہ اسی حد تک تھا کہ ان کی کوئی constitutional rights ہیں یا نہیں ہیں۔ آیا ان لوگوں کا کوئی انتظامی ڈھانچہ ہو گا اور پاکستان کے کسی حصے سے اس کی کوئی parity ہوگی یا نہیں ہوگی۔ وہاں پر لوگوں کے کوئی حقوق نہیں ہیں۔ تو یہ

مسئلہ ہے کہ آپ شمالی علاقہ جات کے مسئلے پہ اور سپریم کورٹ کی judgement کو اس کے مطابق دیکھیں جس میں انہوں نے وہ judgement دی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ بالکل جی۔ یہ آپ نے درست فرمایا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ بہت

thoroughly this whole matter and issue has to be reconsidered because as far as I know, as a layman, it involves both the questions of the national as well as international law. تو وہ ذرا element اس میں ہے وہ consider کر کے جو بھی بہترین پالیسی ہو،

a policy which gives them some substance of right

جتنا ہو سکتا ہے تو اچھا ہے کیونکہ وہ ہمارے ساتھ رہ رہے ہیں، ان کو rights ملیں۔ بہرحال جو بھی relevant quarters ہیں Foreign Office, Interior and Law Ministry سارے، اس کو examine کریں گے

it is a little complicated. Sheikh Aftab Sahib! be brief on a point of order because the substance of the matter is already understood.

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ رضا ربانی صاحب نے ابھی آپ کے سامنے ایک point raise کیا تھا اور یہ point کل کے لئے رکھا گیا ہے۔ میں صرف ایک منٹ بات کروں گا اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی بل کو money bill declare کیا جا رہا ہے اور سینٹ کے privilege کو affect کیا جا رہا ہے تو سارے ہاؤس کا استحقاق بنتا ہے کہ اس پہ بات کرے۔ میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل ہم سب کو بات کرنے کی اجازت ہے یا صرف this is a matter between Raza Rabbani and the Government. جناب سوال یہ ہے کہ ایک بل اس ہاؤس میں نہیں لایا جا رہا ہے، اس کو وہ ادھر ہی declare کر رہے ہیں کہ it is a money bill. میری submission یہ ہے کہ اس پہ ہم سب کو سنا جائے کیونکہ

this is a question of privilege of the entire House.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ ایسی بات ہے جو ان کے answer پہ depend

کرے گی، جو ان کا reaction ہوگا ۔ اگر وہ اس قسم کا ہے کہ اس سے Senators کی تشویش بڑھتی ہے تو کسی motion یا کسی provision کے تحت ، rules, regulations کے تحت ، سینٹ کے Rules of Privileges کے تحت ہم اس پر discussion کر سکتے ہیں depending on how we respond to that.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب ! آپ اس کو close نہ کریں۔ یہ اس کو dilute کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ سینٹ کے اختیارات کو کبھی بھی سلب نہیں ہونے دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جیسا کہ خٹک صاحب نے فرمایا کہ وہ ہمیں اس پر ایسے جواب دیں جو ہمیں مطمئن کریں۔ جب ان کا جواب آئے گا تو پھر اس کے بعد دیکھا جائے گا۔ جی خواجہ قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین۔ بہت بہت شکریہ چیئرمین صاحب! یہ ایک ایسا issue ہے جس پر میرے خیال میں اپوزیشن کو بھی interest ہو گا اور ہمیں بھی ہے بلکہ سارا ملک اس میں interested ہے۔ In fact, the entire nation today is captivated by that event اور جناب ! وہ event ہے World Cup. اس میں آپ کا سارا ملک involved ہے اور اس وقت ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پاکستان World Cup جیت کر آئے۔ لیکن پچھلے جو دو matches کھیلے گئے ، جیسا کہ پہلے بھی اس ایوان میں point out کیا گیا تھا betting اور match fixing کے بارے میں اور اس پر investigation بھی جاری ہے ۔ جناب ! ہم یہ سمجھتے ہیں after going through the films and the video, یہ feel کرتے ہیں that the entire Pakistan has been taken in for a ride. The match which was played by a team which is considered to be perhaps the strongest in the world today, they lost so miserably to a lowly placed team like Bangladesh اور اس کے بعد اس سے بھی زیادہ شک کی گنجائش یوں پیدا ہوتی ہے کہ اس وقت لندن میں اس میچ کی one to forty کی betting چل رہی تھی۔

جناب اب position یہ ہے کہ یہاں ایک طرف تو investigations چل رہی ہیں اور دوسری طرف سارا ملک اور آپ دیکھیں گے، سینٹ بھی شاید کل prorogue ہو--------

(مداخلت)

خواجہ قطب الدین- جناب مجھے بات کرنے دیں میں جاتا ہوں- کل سب لوگ پھر سے T.V کے سامنے بیٹھے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کررہے ہوں گے - یہ ساری قوم کی تمنا ہے کہ ہم یہ میچ جیتیں - With all the expertise, with all the capabilities, with all the talents جو ہم دیکھ رہے ہیں right from the first game اور خصوصاً آسٹریلیا کے ساتھ جو game ہوئی ہے اگر آپ اس کی video دیکھ لیں اور اس کے بعد بنگلہ دیش کے ساتھ میچ کی video دیکھ لیں تو you will find a world of difference between these two. نہ صرف ہم feel کر رہے ہیں بلکہ اب تمام باہر کے correspondents بھی اس کے بارے میں لکھ رہے ہیں- جناب ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ چیز کب تک ہوتی رہے گی، کب تک اس ملک کے عوام کو اس طریقے سے بیوقوف بنایا جاتا رہے گا جو اتنا ٹائم دیتے ہیں، اتنا پیسہ خرچ کرتے ہیں، اتنا interest لیتے ہیں بلکہ وہاں سردھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں، کب تک ہمیں بیوقوف بنایا جائے گا-

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک تو investigation چل رہی ہے دوسری

I want Mr. Chairman, that the entire nation have been disappointed, they have been taken in for a ride and we know for sure that the game played at that very moment was not thegame that was to be played or could have been played by the Pakistan team.

تو میں منسٹرصاحب سے یہ گزارش کروں گا، ہمارے sports کے منسٹر یہاں موجود نہیں ہیں، he should make special investigation اور آج کے اخباروں میں بھی آپ دیکھیئے کہ foreign correspondents have started writing. آپ ذرا دیکھیئے کہ کس طریقہ سے کپتان کے بیانات آ رہے ہیں- میں یہ چاہوں گا کہ اس کو unearth کیا جائے once for all.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر- جی ہاں انہوں نے نوٹس لے لیا ہے-

Khawaja Qutabuddin: This is my submission, if I would have made this submission afterward, may be that would have been too late.

Mr. Presiding Officer: You have opened a very interesting window, you see, on a very interesting subject.

Khawaja Qutabuddin: But we want to discourage this attitude when they have lost the game and yesterday they have lost the game to South Africa.

Mr. Presiding Officer: Your point is registered but when you infuse players into the field of play, it is just like a battle field. So, it depends on their performance.

پشتو میں ایک مثل ہے کہ تماش بین نشانے پر سیدھی مار مارتا ہے-----------

(مداخلت)

Khawaja Qutabuddin: I agree. So, it is not forced, when there is total capitulation then there is something to be investigated. We are only discussing about battle field of force, there has been total capitulation and that is what we want to be investigated. Right sir, thank you.

Mr. Presiding Officer: They have noticed. You see, the question is it is sportsmanship, you lose or win and we can't break into criminal proceeding

ایسے تو نہیں ہو سکتا۔ اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں

It is a matter of very serious and grave concern for us that the situation in Kashmir is not cooling down and gestures of Government of Pakistan of good will have not been reciprocated by the Indian aggressive attitude and aggressive

leadership, this gives an impression of an apologetic attitude of the Government of Pakistan. My brief question is sir, is it not a fact that our policy is that the struggle of the Mujahiddeen is the indigenous struggle and it is not the Pakistan Army which is struggling there, it is the Mujahiddeen

وہ آگے ہیں۔

So, why should we adopt an apologetic attitude with India when India is not willing to talk, then we should ask the world should take notice of the adamant attitude of India who is refusing to have a peaceful dialogue, one.

I am not opposed to release of the pilot but I want to question the Government as to how many Pakistani soldiers are in custody of India, please tell me, the number of Pakistani soldiers and why were they not released.

Secondly, you have also voluntarily released 109 Indian imprisoned fishermen unilaterly and voluntarily. Please, tell me how many Pakistani fishermen are undercustody of India?

No. 3 Have you not always been exchanging fishermen in the past. Have you not always been exchanging the detained Army personnel in the past? Why it is so that Pakistan has at this crucial moment started giving such very generous gestures? Is this to give them impression that Pakistan is guilty? This gives the wrong impression to the world that Pakistan is apologetic, that Pakistan is crying to defuse the struggle of the Mujahideen.

Sir, my last point, is sir, that on the other hand what India is doing; India has launched the most fierce air strikes against Mujahideen, this is reported in the today's "The news". India contitnues to use bombardment against Mujahideen. Instead of supporting... at least they are morally committed, politically committed to support the valiant struggle of Mujahideen. Sir, India is

committing greater atrocities and we are begging India to talk. I am not opposed to the talks, but there has to be some proper manner. You can't have dialogue by one way gestures.

پاکستان کے کہ میں تو انتظار کر رہا ہوں ۔ مجھے مہاراج کب گفتگو کرنے کے لئے بلائیں گے ۔ جبکہ مہاراج کہتے ہیں کہ ہم تم سے بات کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں ۔ ہم تو ایسے Indian attitude کی مذمت کرتے ہیں ۔ یہ میرا پوائنٹ ہے ۔ میں تو چاہتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ میری پاک فوج کے کتنے جوان Indian custody میں ہیں اور کتنے fishermen ہیں اور آپ نے ان کی رہائی کے لئے کیا کیا۔

Please, Foreign Minister, this is a point of very serious matter and kindly answer that how many prisoners have been released by India, why not they have.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ کا یہ point register ہو گیا ہے ۔ You have already asked this question. جی خٹک صاحب ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب میں اپنے عزیز ساتھی اور اس طرف بیٹھنے والے بہت ہی قابل اور رسا ذہن کے مالک بھائی کی مخالفت کے لئے کھڑا نہیں ہوا ہوں ۔ انہوں نے جو باتیں کی ہیں وہ صحیح ہیں ۔ لیکن ان کے دو لفظ مجھے اچھے نہیں لگے ۔

(اس مرحلے پر اذان مغرب کی آواز ایوان میں سنائی دی)

Mr. Presiding Officer: We adjourn for 15 minutes.

(The House then adjourned for Maghrib prayers)

(The House re-assembled after Maghrib prayers with the Presiding Officer (Mr. Bashir Ahmed Matta), in the Chair).

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی اجمل خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب چیئرمین صاحب! میں اس لئے کھڑا ہوا ہوں کہ

میرے محترم ساتھی نے جو کچھ کہا میں اس کی تردید کرتا ہوں نہ اس کی مخالفت کرتا ہوں اور نہ آپ کی قابلیت اور سوچ پر مجھے کوئی اعتراض ہے۔ اس وقت کشمیر کے مسئلے پر بھارت اور پاکستان کے درمیان جو فضا موجود ہے میں اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ میں جنگ کی طرف بڑھنے کی بجائے، بات چیت کے ذریعے سے حل کرنے کی سوچ کے ساتھ اپنی تجویز، اپنی رائے، اپنی سوچ پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ اس سلسلہ میں مجھے کھڑا ہونے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ میرے محترم اور عزیز بھائی نے جو کچھ کہا ہے اس میں چند الفاظ مجھے ذرا اچھے نہیں لگے ہیں۔ گو میری اردو اتنی اچھی نہیں ہے کہ میں "اچھے" کی بجائے کوئی اور شستہ لفظ استعمال کرتا لیکن آپ کا مجھ پر جو حق ہے اس کا تقاضا تھا کہ بڑا ہی خوبصورت لفظ مجھے کہیں سے مل جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں تک موجودہ حکومت کے ساتھ رویے کا تعلق ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ ہمارا رویہ مخالفت میں کتنا سخت اور مضبوط ہے۔ جہاں تک ملک کے مستقبل کا سوال ہے، مجھے یہ کہنے میں نہ کوئی جھجھک ہے، نہ خفت ہے، نہ احتیاط کی ضرورت ہے کہ ملک کی حفاظت کے لئے ہم حکومت کے ساتھ ہر قدم، ہر محاذ پر مشورے کے ساتھ بڑھنے کے لئے سب سے زیادہ تیار ہیں۔ میں کوئی لمبی تقریر نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اس لئے ہے کہ ہم ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ جنگ نہ ہو امن رہے۔ ہماری حکومت کا رویہ ہماری سوچ کے مطابق اس وقت یہ ہے کہ جنگ کی بجائے امن کی کوشش کی جائے۔ جنگ نہ بڑھے، شعلے نہ بھڑکیں اور بات چیت کے ذریعہ سے مسئلہ حل ہو جائے۔

اس سلسلہ میں ہماری موجودہ حکومت اور خصوصاً وزیر خارجہ کے جو ارادے ہیں اور انہوں نے جو بیانات دیئے ہیں اور جو کچھ بھی کیا ہے، اس میں ایک بات ضرور ہے کہ مصالحت کی طرف، امن کی طرف ، بات چیت کی طرف، میز کی طرف بڑھنے کے لئے ایک خوشگوار فضا ہونی چاہیئے۔ ایسی فضا جس میں ہم بات بڑھا سکیں۔ جب جنگ کی بات ہو تو اس جوش و ولولے کے ساتھ باتیں کی جاتی ہیں جو جنگ میں مفید ہوتی ہیں اور جب صلح ، مصالحت، امن کی بات ہو تو ایسی ہی باتیں ہونی چاہیئیں۔

ہماری حکومت نے آج تک کسی مرحلے پر بھی apologetic رویہ اختیار نہیں رکھا ہے، اور جو رویہ ہے وہ اس جذبے کے ساتھ، اس ارادے کے ساتھ، اس کوشش کے ساتھ ہے کہ ایک

اچھی فضا پیدا ہو۔ ممکن ہے کہ دوسری طرف والوں کے ارادے اس طرح کے نہ ہوں اور وہ یہ چاہتے ہوں کہ جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری ضرورت اور وہاں کے عوام کی ضرورت بھی یہی ہے کہ وہ اپنا رویہ بدلیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے عوام، ہماری حکومت، ہم سب کا رویہ یہ ہے کہ یہ جنگ ٹھنڈی پڑ جائے۔ اس لئے یہ جو بات چیت ہو رہی ہے اس میں، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسا رویہ نہیں ہے جو ہمارے وقار، ہماری حیثیت اور خصوصاً ہم حقیقت میں جو ہیں اس کے مخالف ہو بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل صحیح رویہ ہے ۔میں اس کی تائید کرتا ہوں ۔ ہماری کوشش ہو گی کہ ہماری حکومت اور وزارت خارجہ apologetic رویہ اختیار نہ کریں۔ میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ ایسا رویہ اختیار نہ کریں جو ہماری قوم اور ملک کے وقار کے خلاف ہو۔ اگر محترم بھائی کا ارادہ یہ تھا، یہ ہے، یا ہو تو اس کی ہم تائید کرتے ہیں لیکن میں نے اس میں آج تک یہ محسوس نہیں کیا، بلکہ میں کہتا ہوں کہ گو لاکھ انکار کریں، کچھ کہیں، کچھ کریں، ہمیں امن کی خاطر، امن کے لئے اپنی کوششوں میں، اس ماحول کو جو اس کے لئے ضروری ہے، اس کی طرف بڑھنا چاہیئے ۔ مجھے آج تک اس میں کوئی نقص اور غلطی نظر نہ آئی۔ ہماری مکمل تائید ان کے ساتھ ہے۔

(تالیاں)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی! وزیر خارجہ صاحب کی بات سن لیں۔

جناب سرتاج عزیز : جیسا کہ آپ جانتے ہیں گزشتہ دو سال سے جب سے ہماری حکومت آئی ہے کشمیر کے مسئلے کا موثر اور دیر پا حل تلاش کرنا اور اس حوالے سے ہندوستان سے تعلقات بہتر کرنا یہ ہماری پالیسی کا ایک بنیادی جز تھا اور اسی لیے مارچ 1997 اور جون 1997 میں فارن سیکریٹریز لیول پر مذاکرات بھی ہوئے۔ جب ہندوستان میں حکومت کی تبدیلی آئی تو اس میں تعطل ہوا لیکن پچھلے سال ستمبر 1998 میں جب دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات ہوئی اور اس میں ہندوستان نے ہمارا موقف منظور کر لیا کہ کشمیر پہ الگ بحث ہونی چاہیے اور الگ گروپ اس کے لیے بنناچاہیے۔

اس کے بعد ڈائیلاگ پراسیس اکتوبر میں شروع ہوا اور کئی سالوں کے بعد پہلی بار ایسا ہوا کہ کشمیر پہ الگ سے فارن سیکرٹیریز لیول پر مذاکرات ہوئے۔ اور اس ماحول کو بہتر کرنے کے

یے کئی فیصلے کیے گئے کہ جو fishermen قیدی ہیں دونوں طرف، ان کو رہا کیا جائے۔ شاید آپ کو معلوم ہو کہ سالہا سال بعد بھی جو قیدی اپنی قید پوری کر لیتے تھے وہ رہا نہیں ہوتے تھے کیونکہ دوسرے کا انتظار ہوتا تھا۔

وزیراعظم صاحب نے کہا کہ جو قیدی یہاں پہ عمر پوری کر چکے ہیں ہم ان کو چھوڑ دیں تو وہ کیسے نہیں چھوڑیں گے۔ اور پھر وہ عمل شروع ہو گیا اور اس حوالے سے جو 109 fishermen کا انہوں نے حوالہ دیا وہ وہی ہیں جو اس exchange کے نتیجے میں رہا ہوئے کہ جتنے ہمارے ہاں ہوتے ہیں ہم رہا کرتے ہیں اور جتنے ان کے ہاں ہوتے ہیں وہ رہا کرتے ہیں۔ وہ جو پرانا طریقہ تھا کہ جتنے وہ کریں اتنے ہم کریں تو اس میں بہت دیر ہوتی تھی اور وہ لوگوں کے ساتھ ظلم ہوتا تھا۔ بعض ایسے بھی لوگ ہوتے تھے کہ جن کی قید تو دراصل دو سال ہوتی تھی لیکن وہ پانچ پانچ چھ چھ سال تک جیل میں پڑے رہتے تھے۔

لاہور۔دہلی بس سروس کا افتتاح ہوا۔ بجلی بیچنے کے سلسلے میں بات چیت ہوئی اور کسی حد تک sporting contacts بھی renew کیے گئے۔ یہ confidence building measures کا حصہ تھا لیکن normalization نہیں تھی۔ ہم نے یہ باقاعدہ ان کو بتایا دیا تھا کہ نارمل تعلقات تب ہوں گے جب کشمیر کا مسئلہ حل ہو گا لیکن ہم ماحول کو بہتر کرنا چاہتے ہیں کہ مذاکرات اچھی طرح ہوں۔ پھر اسی ماحول میں فروری 1999 میں وزیر اعظم واجپائی کا لاہور کا دورہ ہوا اور Lahore Declaration منظور ہوا جس میں پہلی دفعہ دونوں وزرائے اعظم نے اس commitment کا اعادہ کیا کہ ہم اپنا عمل intensify کریں تاکہ تمام مسائل حل کیے جائیں بشمول کشمیر کے۔ وہاں ایک Memorandum of Understanding پر دستخط ہوئے جس میں نیوکلیئر اور باقی جو strategic weapons ہیں ان کے حوالے سے ایک strategic restraint regime یعنی ایسا ایک طریقہ کار بنے جس میں ایک دوسرے کو اطلاع دی جائے تاکہ اسلحے کا accidental استعمال نہ ہو اور اس پہ باقاعدہ کنٹرول ہو۔ تو یہ ڈائیلاگ پراسیس اس کے بعد شروع ہو چکا تھا مارچ میں، پھر اپریل میں ہندوستان کی حکومت گر گئی جس کی وجہ سے ڈائیلاگ میں تعطل پیدا ہوا۔ یہ جتنی ہماری کوششیں tension کو کم کرنے کی اور مسائل کو حل کرنے کی تھیں ان کو مئی میں دھچکا لگا جب ہندوستان لائن آف کنٹرول پر نہ صرف massive فوج لے آیا بلکہ جہاز، ہیلی کاپٹر گن شپ اور heavy آرٹلری بھی لے آیا۔

جناب چیئرمین! آپ کو پتہ ہو گا کہ جب برف پگھلتی ہے تو لائن آف کنٹرول پر کچھ نہ کچھ activity شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا اور مجاہدین جو کشمیر کی جنگ آزادی بڑی بہادری سے لڑ رہے ہیں' انہوں نے کچھ پیش رفت کی تو اس کا reaction ہندوستان کی طرف سے بڑا غیر معمولی اور شدید تھا جیسا کہ میں نے کہا کہ وہ بیس پچیس ہزار نئی فوج لے آیا اور ہیلی کاپٹر گن شپ اور جہاز introduce کر دیئے۔ تو اس میں وزیر اعظم کی سطح پر' میری سطح پر اور میرے خیال میں پوری قوم کی سطح پر یہ مصمم ارادہ تھا کہ اپنے قومی مفادات اور اپنی لائن آف کنٹرول کی حفاظت کے لیے بھر پور action کرنے کے لیے ہم قائم ہیں اور کوئی خلاف ورزی نہیں ہونے دیں گے۔ اور اس کا جو سب سے بڑا ثبوت ہے وہ یہ ہے کہ جب دو جہازوں نے ہماری لائن آف کنٹرول کو کراس کیا تو انہیں مار گرایا گیا اور ان کو پورا نوٹس مل گیا کہ باوجود اس کے کہ ہم ڈائیلاگ کی باتیں کرتے ہیں' ہم اپنے قومی مفاد کو کبھی قربان نہیں کریں گے اور ہر قسم کی صورت حال میں اپنے قومی مفاد اور قومی سرحدوں کا دفاع کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن اس کے باوجود ہم یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ یہ مسئلہ اور زیادہ escalate ہو اور زیادہ tension بڑھے اور سنجیدہ صورت حال اختیار کرے۔ تو ۲۴ مئی کو وزیراعظم واجپائی نے وزیراعظم نوازشریف کو ٹیلی فون کیا۔ اور وزیر اعظم صاحب نے کہا کہ ہم لاہور declaration سے اور dialogue process سے committed ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ اس صورت حال سے کیسے نمٹا جا سکتا ہے۔ بدقسمتی سے 26 مئی کو بغیر نواز شریف کا انتظار کئے انہوں نے اپنی air force introduce کر دی اور 27 کو دو جہاز گرے تو 28 کو پھر نواز شریف نے واجپائی صاحب کو phone کیا اور کہا کہ آپ جس طرف جا رہے ہیں وہ خطرناک راستہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس situation کو deescalate کیا جائے اور اس وقت انہوں نے تجویز پیش کی کہ وزیر خارجہ نئی دہلی آئیں اور وہ اس موضوع پر بات کرنے کو تیار ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے Secretary General, United Nations سے رابطہ کیا اور باقی جن جن لیڈروں کا phone آیا انہوں نے بھی یہ بات کہی اور اس کا بہت اچھا ردعمل ہوا کیونکہ اس طرح کا مسئلہ مذاکرات کے ذریعے ہی حل ہو سکتا ہے اور Secretary General نے بھی کہا' ہم نے بھی ان سے کہا کہ آپ ایک special envoy بھیجیں' ہم نے اسے قبول کیا لیکن ہندوستان نے اس کو قبول نہیں کیا اور اس کے بعد بہت سے دوست ممالک امریکہ' UK, فرانس' چائنہ, Egypt اور ایران نے بھی رابطہ کیا کہ ہم اس

situation کو کس طرح defuse کر سکتے ہیں اور کشیدگی کیسے کم کر سکتے ہیں ۔ جیسے اجمل خٹک صاحب نے کہا کہ ہمارا کوئی apologetic یا ایسا رویہ نہیں ہے۔ ہم نے ایک طرح سے وہی signal دے دیا ہے کہ ہم اپنی حفاظت کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں اور انشاء اللہ ہماری فوجیں ہر قسم کی صورت حال کے لئے تیار ہیں لیکن ہم کشیدگی بھی نہیں چاہتے اور اس معاملہ کو طول بھی نہیں دینا چاہتے اور اس لئے dialogue کے لئے بھی تیار ہیں۔ پہلے تو وزیر اعظم واجپائی نے اصولی طور پر منظور کیا کہ ہاں! آپ وزیر خارجہ کو بھیجیں ، ہم سواگت کریں گے اور جب تاریخ کا وقت آیا تو ہمارا خیال تھا کہ وہ تاریخ بتائیں گے۔ 3 تاریخ کو پھر ان کے external affairs کے نمائندے نے بیان دیا کہ پاکستان سے ابھی تک تاریخ کی تجویز نہیں آئی تو ہم نے 7 تاریخ تجویز کی ۔ انہوں نے کہا کہ وہ تاریخ ہمارے لئے مناسب نہیں ہے ہم جلد ہی دوسری تاریخ بتائیں گے ۔ تو میرے خیال میں بہت ہی balanced اور مناسب رویہ ہے کہ ایک طرف ہمارا مصمم ارادہ اور ہر قسم کی صورت حال کے لئے پوری تیاری اور ساتھ ہی dialogue کے لئے بھی تیاری ہے جیسے کہ اجمل خٹک صاحب نے کہا۔

(مداخلت)

جناب سرتاج عزیز ۔ اچھا جی ! ! یہ سوال پوچھ رہے ہیں ، بتاتا ہوں ۔ آپ نہیں تھے ، میں نے اس کی وضاحت کی تھی کہ پہلے یہ صورت حال ہوتی تھی کہ اتنے قیدی وہ چھوڑیں ، اتنے قیدی ہم چھوڑیں۔ یہ طریقہ کار صحیح نہیں تھا ، ہم نے اس کو change کیا کیونکہ مختلف قیدیوں کا وقت مختلف وقت میں پورا ہوتا ہے ۔ تو ہم نے یہ کیا کہ جتنے ہمارے ہاں سے ہوتے ہیں ہم چھوڑتے جائیں گے جو ان کے ہاں سے------

سید اقبال حیدر۔ صرف اتنا بتا دیں کہ اس وقت کتنے قیدی ، پاکستانی فوجی انڈیا کی قید میں ہیں اور کتنے پاکستان کے fishermen انڈیا کی قید میں ہیں ، ان کی تعداد بتا دیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ میرے پاس اس وقت information نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ لیکن ہیں تو سہی ناں ۔ دونوں طرف ہیں ۔

جناب سرتاج عزیز۔ ظاہر ہے دونوں طرف ہوں گے لیکن میں ایک اور بات کروں گا کہ ہماری جسونت سنگھ سے سری لنکا میں ملاقات ہوئی تھی تو اس میں ایک تجویز یہ بھی تھی کہ

وہاں کے وزیر خارجہ ' minister of state for external affairs اور ہمارے صدیق کانجو صاحب کی ایک مشترکہ کمیٹی بنی تھی جو ان قیدیوں کے تبادلے کے بارے میں مزید لائحہ عمل اور time table مرتب کرے گی اور وہ تجویز ابھی تک ہے' اس میں مزید پیش رفت ہوئی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اور انڈیا نے ابھی تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں to deescalate the situation.

جناب ! مجھے یہ بتا دیں' انڈیا نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں to deescalate the situation.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ چھوڑیں جی this is enough. حبیب جالب بلوچ صاحب۔

(اس موقع پر جناب چیئرمین جناب وسیم سجاد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب حبیب جالب بلوچ۔ شکریہ جناب چیئرمین! میرا point of order یہ ہے کہ آپ کو علم ہے کہ گزشتہ دنوں بلوچستان کے Supreme Court کے بڑے ایک نامور تجربہ کار وکیل اسلم چشتی صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا اور ان کو گولی لگی ہے اور ایک دن تک surgeons نے اسے نکالنے کے لئے کافی کوشش کی ' بعد میں کسی حد تک انہیں کامیابی بھی ہوئی لیکن اصل مسئلہ جو میں point of order پر اٹھانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس وقت صوبہ بلوچستان کی government مسلم لیگ led government ہے ' مسلم لیگ led coalition government ہے اور اس coalition government بنانے میں ' erect کرنے میں یا reconstruct کرنے میں خود Federal Muslim League کا اس حوالے سے ہاتھ ہے کہ انہوں نے بلوچستان نیشنل پارٹی کو دو لخت کر دیا اور ایک ایسی حمایت حاصل کی جس کی وجہ سے وہ گورنمنٹ بنی اور آئین میں جو Defection Clause ہے اس کے تحت ہم نے چھ ممبران کو notices جاری کردیئے اور اس میں چیف الیکشن کمیشنر کا جو فیصلہ تھا اور جس طرح ہائیکورٹ میں مسئلہ چلا اور اب وہ مسئلہ سپریم کورٹ میں ہے وہ اپنی جگہ پر ہے ۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے یہ بعید از قیاس نہیں ہے کہ ہمارے اس نامور وکیل پر قاتلانہ حملہ ان لوگوں کی طرف سے ہوا ہو جو اس Defection Clause کے تحت آ رہے ہوں اور وہ سات تاریخ کی سماعت سے بچنا چاہتے ہوں جو سپریم کورٹ فل بنچ کراچی میں کرنا چاہتی ہے اور ابھی تک جو ان کی گرفتاری نہیں ہوئی ہے وہ

بھی اس طرف عندیہ دیتی ہے ۔ لہذا حکومت پاکستان اور خصوصاً ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے ذمہ دار لوگوں سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کا رویہ درست نہیں ہے اور یہ لیگل پریکٹس اور عدلیہ کی آزادی کے خلاف ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب ذمہ دارانہ طریقے سے دیا جائے گا اور فوری طور پر نہ صرف ایسے لوگوں کی گرفتاری عمل میں لائی جائے گی بلکہ تحقیقات سے بھی عوام کو آگاہ کیا جائے گا۔ چشتی صاحب ہمارے نامور وکیل ہیں اور یہ پریکٹس درست نہیں ہوگی جو اس طرح ان پر حملہ ہوا ہے۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔ ابھی حبیب جالب صاحب نے جس مسئلے کے متعلق کہا ہے یہ افسوسناک واقعہ ہے ۔ ایک وکیل پر خواہ مخواہ حملہ ہوا اور وہ بلوچستان میں ایک نامور وکیل ہیں --

جناب چیئرمین۔ حبیب جالب صاحب نے یہ بات کر دی ہے کہ وہ نامور وکیل ہیں اور ان پر حملہ ہوا ہے ۔ ڈاکٹرز نے یہ کیا ہے -- فلاں فلاں ۔ اس میں ملزم نہیں پکڑے گئے ۔ یہ ساری باتیں ہو چکی ہیں ۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔ ملزموں کو گرفتار کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ یہ کیا بات ہوئی، وہی بات آپ نے repeat کر دی۔ مطلب یہ ہوا کہ جو بات تین منٹ میں ہونی تھی اس پر پانچ منٹ لگ گئے بات وہی ہے ۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی ۔ یہ بات میں نے اپنی پارٹی کی طرف سے کی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ پارٹی اپنا مسئلہ اٹھائے یہ نہیں کہ کسی اور کے مسئلے میں ہم بھی شامل ہیں یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ۔ let us save time ۔ آج پورے ایجنڈے میں سے کچھ بھی نہیں ہوا ۔ رضا ربانی صاحب I heard you saying کہ ہماری تحاریک التواء kill ہوجاتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ point of order پر معاملہ اٹھاتے ہیں تو duplicate کرنے والی بات ہوتی ہے یا تو بیٹھ کر طے کرلیں کہ ہم نے یہ کرنا ہے ۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! اگر آپ accept کر لیں گے then we won't raise the points of order.

Mr. Chairman: Let us sit down and lay down

کہ اس طرح کرنا ہے ۔ دیکھیں جب میں تحاریک التوا، شروع کروں گا تو پھر کوئی کہے گا کہ جی یہ مسئلہ آ گیا ہے اس کو کرنا ہے تو let us sit down and sort it out اس طرح کرتے ہیں کہ سارے آ جائیں جس طرح پہلے کرتے تھے کہ آپ بھی آ جائیں، خٹک صاحب آ جائیں دوسرے آ جائیں، let us sit down and lay down a procedure کہ ایوان کو اس طرح چلانا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! بہتر یہ ہوگا کہ جس طرح آپ meeting call کرتے ہیں اگر اسی طرح call کرلیں گے تو we will all be able to come.

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ کام ختم نہیں ہوا اس لئے ایک دن اجلاس کو بڑھا دیتے ہیں پرسوں after we finish it , let us say we finish it at about ساڑھے بارہ بجے اس وقت ہم سارے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور وہاں بیٹھ کر اس معاملے کو طے کر لیتے ہیں۔

میاں رضا ربانی۔ ٹھیک ہے جناب۔

راجہ محمدظفر الحق۔ جناب پرسوں صبح کابینہ کی میٹنگ ہے۔ اس لئے ذرا وقت کا خیال رکھنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین ۔ پرسوں صبح اجلاس صرف to finish the debate کے لئے ہوگا اس میں جو متعلقہ وزیر ہے وہ آ جائے اور اس دن رضا ربانی صاحب کوئی وقفہ سوالات اور کچھ نہ ہو تاکہ سندھ کا معاملہ ختم ہو جائے ۔ اگر اس دن ایک وزیر آ جائے جو سندھ کے معاملے میں جواب دے سکے that will be enough for us

(مداخلت)۔

جناب چیئرمین۔ آپ ایک وزیر تو spare کر سکتے ہیں جو جواب دے سکے ۔ کوئی ایک وزیر تو ہوگا جو اس معاملے کے متعلق جواب دے سکے ۔ جواب یہ دینا ہے کہ ہم نے یہ یہ اقدامات کئے ہیں کوئی یہاں آ کر statement ہی پڑھ دے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! آج کے ایجنڈے کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اجازت ہو تو میں ایک bill introduce کروں کیونکہ میں نے ایک function پر بھی

جانا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے بھی جانا ہے۔ سب نے جانا ہے۔ تو اب اس کو کیا کریں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! یہ bills بڑی محنت کے ساتھ ہم لوگ تیار کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عبدالحئی صاحب' یہ آپ کے نام سے ایک بل ہے۔ قائم علی شاہ کا ایک privilege motion ہے۔ اس دن انہوں نے دیا تھا۔ اس پر ان کا اعتراض تھا۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جناب چیئرمین! میں وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جناب چیئرمین! ان کا اعتراض یہ تھا کہ ڈان اخبار میں آیا ہے۔ میں مختصراً بیان کر دیتا ہوں کیونکہ وقت کم ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ میں نے نوٹ کیا ہے جو چشتی صاحب پر انہوں نے حملے کی بات کی ہے۔ صوبائی حکومت سے ہم بات کرتے ہیں۔ جو بھی صورتحال سامنے آتی ہے۔ اس کے مطابق کارروائی کریں گے۔ دوسری بات جو سید قائم علی شاہ صاحب کے سلسلے میں ہے۔ ہم اس کی تفصیل میں گئے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: کیا وزیر داخلہ سینٹ میں آنا نہیں چاہتے؟

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جی وہ ملک سے باہر ہیں۔ میرے جواب پر کوئی اعتراض ہے ---

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: نہیں' نہیں مجھے بالکل اعتراض نہیں ہے۔ ویسے جاننا چاہ رہا ہوں۔ ہمیں تو بہت خوشی ہے کہ آپ جواب دے رہے ہیں۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: وہ موجود ہوتے ہیں تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ ایک کیس تھا جوکہ ڈان میں آیا تھا اور جس کے بارے میں سید قائم علی شاہ صاحب نے کہا تھا۔ یہ ۷۵ ایکڑ زمین کا مسئلہ تھا۔ اس کی باقاعدہ انکوائریاں ہوتی رہی ہیں۔FIA کے پاس اب بھی یہ کیس ہے۔ کچھ لوگوں کے کیس کا نامکمل چالان بھی ہوا ہے۔ اس میں قائم علی شاہ صاحب کا جو تذکرہ تھا وہ mention یہ ہوا تھا۔ کہ لیٹر کس جگہ سے اور کیسے لکھا گیا لیکن کوئی

کیس ابھی تک رجسٹرڈ نہیں ہوا اور نہ ہی ان کا نام ECL پر ہے۔یہ صورتحال ہے۔

سید قائم علی شاہ: جناب چیئرمین! میرا صرف لیٹر تھا۔

That was before 1990. How Ehtesab Bureau has jurisdiction on that matter.

جناب چیئرمین : آپ کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت کوئی کیس رجسٹرڈ نہیں ہے۔ آپ کا نام ECL پر نہیں ہے۔ باقی انکوائری ہوتی رہتی ہے۔And you are quite right if it is before 1990. ویسے بھی بات نہیں بنتی لیکن ان کا بیان یہ ہے کہ there is no case against you and you are not on the ECL.

سید قائم علی شاہ : اس کیس میں بھی وہ جو کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے Anti-corruption میں چالان کیا ہے۔ وہ بھی کسی اور کے نام پر ہے۔ میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا۔

جناب چیئرمین : بہرحال کوئی شاہ پکڑنا تھا تو آپ کا نام شامل کر دیا۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب، نمبر۔ ۲ پر آپ کے نام کا یہ ایک بل ہے۔ یہ آپ کا بل تو پاس بھی ہو چکا ہے۔ پھر اس کو آپ withdraw کر لیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب چیئرمین! میں اس پر تھوڑا سا وقت لوں گا۔ جناب بات یہ ہے کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں کی کاوشوں سے یہ فیڈرل کوٹہ سسٹم پر جو بل پاس ہوا ہے۔ ہم اس کو appreciate کرتے ہیں۔ گو کہ میں واپس لینے کے لئے بھی تیار ہوں مگر اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ گزارش بھی ضرور کریں گے۔یہ ہمارے ساتھ ہمیشہ ہوتا آیا ہے اور یہ نظر انداز بھی ہو رہا ہے۔ فیڈرل کوٹہ سسٹم کو ۲۰۱۲ء تک پاس تو کیا لیکن چیئرمین صاحب ہمیں گلہ ہے چاہے یہ حکومت ہو یا گزشتہ حکومت ہو۔ یہ پھر عمل درآمد نہیں کرتے۔ یہ ہمارے لئے بڑا المیہ ہے۔ چیئرمین صاحب اس پر عمل درآمد بھی ہو۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ بلوچستان میں بہت زیادہ کارپوریشنز ہیں۔ اگر یہ کوٹہ پر عمل کریں گے تو بلوچستان کا ایک نوجوان بھی بے روزگار نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین : یہ انشاء اللہ کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : چیئرمین صاحب! یہ تماشا بھی دیکھیں کہ ہمارا اصل کوٹہ 4.5%

بنتا ہے اور یہ ہمیں 3.5% دیتے ہیں۔ یہ ۱۹۷۱ء کی مردم شماری کے حساب سے دیتے ہیں۔ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ آخر میں، میں ان سے یہ گزارش بھی کروں گا کہ یہ ایک آئینی مسئلہ ہے اس پر عمل درآمد بھی کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسی پالیسی بنائیں کہ بلوچستان کے لوگ بھی فوج میں آئیں تاکہ فوج کے اندر بھی ہمارے لوگ ہوں۔

جناب چیئرمین۔ یہ ساری باتیں ہو چکی ہیں ۔ کریں گے انشاء اللہ ۔ آپ اس کو withdraw کرتے ہیں۔

Deos the House grant leave to Senator Dr. Abdul Hayee to withdraw the Constitution of Islamic Republic of Pakisitan , Constitutional (Fifteenth Amendment) bill 1998.

(The leave was granted.)

Mr. Chairman: OK. Withdrawn. So,

دو بھی ختم ہوا، تین بھی ختم ہوا جی۔

Next is Item No.4. Raja Aurangzeb.

یہ کیا ہے جناب۔

Raja Aurangzeb: Sir, I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Quaid-e-Azam University Act, 1973 (The Quaid-e-Azam University (Amendment) Bill, 1999.)

Mr. Chairman: Any opposition to this?

What is it about?

کیا کرنا چاہ رہے ہیں آپ۔

راجہ اورنگ زیب ۔ اس میں یہ ہے جناب کہ Section 21 جو ہے ----

(مداخلت)

راجہ اورنگ زیب ۔ مجھے بات تو کرنے دیں جناب رضا صاحب۔

جناب چیئرمین- ہاؤس تو موجود ہے ناں - وزیر نہیں ہے' ہاؤس تو ہے ناں-

راجہ اورنگ زیب - اس میں بڑی simple سی بات ہے- کہ Quaid-e-Azam University Act جو 1973 کا ہے اس کی Section 21 کے تحت پاکستان نیشنل اسمبلی کے ایک MNA کو وہاں Syndicate میں nominate کیا جاتا ہے ' جس کی nomination کرتے ہیں Speaker of the National Assembly تو چونکہ یہ قائد اعظم یونیورسٹی جو ہے یہ پورے پاکستان کو represent کرتی ہے اس Syndicate میں ڈاکٹر قدیر جیسے اور سپریم کورٹ کے بڑے پائے کے لوگ ہیں ' سینٹ بھی پورے پاکستان کو represent کرتا ہے- تو میری اس میں amendment جناب یہ ہے کہ جہاں پر National Assembly Member کو اس حیثیت سے لیا جاتا ہے کہ وہ Syndicate کا ممبر بنے ' سینٹ سے بھی ایک ممبر آپ کی وساطت سے منتخب ہو کر وہاں پر جائے-

Mr. Chairman: OK. Is it being opposed?

(The motion was carried.)

(interruption)

میاں رضا ربانی - سر وہ تو کمیٹی میں چلا جائے-

Mr. Chairman: What do you mean by Minister Incharge?

(iterruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, Raja Sahib is there. Collective responsibility-- -, don't teach me the Constitution, please. Point is this that the Education Minister should have been here. It is the question of taking the Senate seriously or not seriously.

آپ کی کتنی observations ہیں اس issue کے اوپر کہ Ministers یہاں پہ موجود ہوں - Ministers موجود نہیں ہیں - آج کا business, legislative business آپ چلانا چاہ رہے ہیں لیکن کوئی Minister Incharge نہیں ہے- بھنڈر صاحب کے جو اگلے دو بل ہیں

None of the Ministers present here has the brief .

آپ جو بیٹھے ہوئے ہیں--- جناب کس کے پاس ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ میرے پاس ہے۔

میاں رضا ربانی ۔ آپ کے پاس ہے تو وہ الگ بات ہے۔ لیکن کسی اور کے پاس نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی یہ بات بالکل مناسب ہے کہ Ministers کو یہاں حاضر ہونا چاہیئے بار بار کہہ چکے ہیں ۔

Mian Raza Rabbani: Sir, Minister for Education has never been present in the Senate.

جناب چیئرمین۔ لیکن اس کو کمیٹی میں بھیجنے پر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں۔

میاں رضا ربانی ۔سر وہ تو بالکل بھیجیں۔ وہ تو اچھی بات ہے۔

Mr. Chairman: Not being opposed.

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب چیئرمین-------

جناب چیئرمین۔ نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

You will be an ideal person for such a position and .....

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ راجہ صاحب کو بھی کہیں گے جناب۔

راجہ اورنگزیب ۔ یہ سب آپ کے لئے کر رہے ہیں بھائی۔ آپ میں سے کوئی وہاں پر جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ان کے حق میں آپ بھی دستبردار ہو جائیں گے کہ ٹھیک ہے آپ کو کر دیا جائے۔

راجہ اورنگزیب ۔انشاء اللہ جی۔ Why not.

Mr. Chairman; OK. So, leave is granted.

آپ introduce 5 کر دیں۔

Raja Aurangzeb : Thank you, Mr. Chairman.

I introduce a Bill further to amend the Quaid-e-Azam University Act, 1973 [The Quaid-e-Azam University (Amendment) Bill, 1999].

Mr. Chairman: The Bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned.

No. 6, Anwar Bhinder Sahib.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I ask for leave to introduce a Bill further to amend the Capital Development Authority Ordinance, 1960[The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 1999].

Mr. Chairman: What is this, please?

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ یہ جناب والا مختصر طور پہ میں عرض کروں گا کہ اس میں تین چار چیزیں میں نے provide کرنے کی کوشش کی ہے۔

ایک تو جناب والا یہ ہے کہ Capital Development Authority میں جیسے دوسرے award ہوتے ہیں۔ اس award کے سنانے کی کوئی میعاد مقرر نہیں ہے اور سالہا سال وہ award سنائے نہیں جاتے اور لوگ پریشان ہوتے ہیں۔ لوگوں کی زمینیں لے لی جاتی ہیں۔ Notification ہو جاتے ہیں لیکن اس کے بعد وہ award سنائے نہیں جاتے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور compensation نہیں ملتی۔ اس میں، میں نے تجویز کیا ہے کہ چھ ماہ کی میعاد مقرر کی جائے اور یہ میعاد جو ہے یہ پنجاب میں legislation کے ساتھ مقرر ہوئی ہے۔

دوسرا میں نے تجویز کیا ہے کہ جو award ہے اس کو ڈگری کا درجہ دے دیا جائے اور اس وقت اس کے متعلق کوئی provision نہیں ہے۔

تیسرا میں نے یہ provide کیا ہے کہ جناب والا! جب award announce ہو جائے تو اس کے ایک ماہ کے اندر authority کو معاوضہ داخل کرنا ضروری ہو جائے یہ نہ ہو کہ award announce ہو گیا اور معاوضہ کی رقم داخل نہیں ہے۔

چوتھی چیز جو provide کی ہے وہ فوری حصول اراضی، urgently جو لینڈ acquire کی

جاتی ہے اس کے متعلق کچھ provision ہی نہیں ہے وہ کب ایوارڈ اناؤنس ہوگا ۔ کب اس کے متعلق compensation داخل ہوگی اور صرف ۸ فیصد compensation کی اجازت ہے ۔اس کو میں نے ۱۰ فیصد رکھا ہے ۔

پھر یہ ہے کہ جب کوئی اپیل دائر کرے گا ' اتھارٹی بھی اگر اپیل دائر کرے تو کم از کم compensation ضرور داخل کرے تاکہ لوگوں کو معاوضہ بر وقت مل سکے۔چوتھی کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی genuine دقت ہے کہ review کی میعاد پانچ سال رکھی ہوئی ہے جو کہ compensation آج پانچ سال پہلے determine ہوئی تھی' اس کا میں آج جا کر review داخل کر دیتا ہوں اور بیشمار reviews ہوئے ہیں۔ جن میں review ہو رہے ہیں اور وہ pending مقدمہ بازی پڑی ہوئی ہے اور پانچ پانچ سال کے بعد review کرنے کی گنجائش ہے ۔اس میں عام review کرنے کے لیے ۹۰ دن کی provision ہے کہ ۹۰ دن میں دائر کیے جائیں۔یہ شقیں جو ہیں یہ رکھی ہیں' اس لئے کہ اس سے کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ورکنگ بھی بہتر ہوگی ' لوگوں کو تکالیف بھی کم ہوں گی ۔مقدمات بھی کم ہوں گے اور لوگوں کو compensation جلد ملنے کے امکانات پیدا ہوں گے۔

Mr. Chairman: Thank you. Is it being opposed?

Raja Muhammad Zafarul Haq: It is not opposed.

Mr. Chairman: As it is not being opposed, leave stands granted. Now Item No. 7.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I introduce a Bill further to amend the Capital Development Authority Ordinance 1960 [The Capital Development Authority (Amendment) Bill, 1999].

Mr. Chairman: Stands introduced and referred to the Standing Committee concerned. Item No.8.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I ask for leave to introduce a Bill to provide for Restrictions on Dowry and Marriage gifts [The

Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill, 1999].

جناب چیئرمین۔ یہ کیا چیز ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں کہ ۱۹۶۷ء میں ویسٹ پاکستان کے وقت ایک بل لایا گیا تھا۔جہیز کی نمائش کے متعلق کہ جہیز کی نمائش نہیں ہوگی اور نمائش بند کی گئی تھی۔وہ بل صرف اس چیز کے متعلق تھا۔۱۹۷۶ء میں جبکہ پیپلز پارٹی گورنمنٹ تھی، اس وقت ایک بل آیا۔ وہ دوسرا بل تھا جس میں جہیز پر پابندی لگائی گئی تھی اور وہ پابندی یہ تھی کہ جہیز کی رقم پانچ ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ظاہر ہے وقت کے گزرنے کے ساتھ پانچ ہزار کی جو رقم ہے وہ تو بالکل معمولی سی رقم ہے اور آج بھی جہیز کا مسئلہ ایسا ہے جو عام والدین کے لئے بہت تکلیف دہ مسئلہ ہے۔ نہ صرف جہیز لیے جاتے ہیں بلکہ جہیز مانگے جاتے ہیں اور اس سوشل برائی کو ختم کرنا ہوگا۔ میں نے اس بل کے ذریعے یہ تجویز کیا ہے کہ ۲۰ ہزار روپے تک جہیز دیا جا سکے۔ ۲۰ ہزار روپے سے زیادہ جہیز نہیں دیا جا سکے گا اور جو bridal gifts لڑکے کی طرف سے دیئے جا سکتے ہیں، ان کی تعداد بھی ۲۰ ہزار مقرر کی ہے تاکہ وہ بھی ۲۰ ہزار تک لڑکی کو جہیز میں کچھ چیزیں دے سکیں گے۔اس طرح سے ہم ۲۰، ۲۰ ہزار کریں گے تو کم از کم ایک فضا پیدا ہوگی۔ جیسے کھانوں پر پابندی لگانے سے فضا پیدا ہوئی تھی۔نہ جہیز مانگے جائیں نہ اس کے بعد frictions پیدا ہوں۔

جناب والا! دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر جو شادیاں ختم ہوتی ہیں یا dissolve ہوتی ہیں ان میں بہت دخل اس جہیز کا ہوتا ہے۔اس کی تعداد کو ہمیں restrict کرنا ہوگا تاکہ یہ مسئلہ جو ہماری سوسائٹی کے لئے ایک سوہان روح بنا ہوا ہے اور بہت سی عورتوں اور خواتین کی زندگی اجیرن ہے، اس کو ختم کیا جائے اور اس کو restrict کیا جائے۔پھر جناب جو بھی لڑکے کی طرف سے دیا جائے اور لڑکی کی طرف سے وہ دو فہرستیں نکاح نامے کے ساتھ attach ہو جائیں گی۔اس میں بھی میں نے یہ provide کیا ہے کہ جب نکاح ہو تو اس کے ساتھ وہ لسٹ بھی آ جائے گی جو لڑکی کی طرف سے جہیز دیا گیا ہے۔ لڑکے کی طرف سے بھی لسٹ آ جائے گی اور اس کا ریکارڈ فراہم کرے گی۔ جب بھی کوئی dissolution ہوتی ہے تو فیملی کورٹ وہ لسٹ منگوائے گی اور اس میں جناب بیسیوں مقدمے ہوتے ہیں اور چھ چھ سال مقدمے چلتے ہیں۔اور پنچائتیں ہوتی

ہیں۔یہ دیا گیا تھا' یہ دیا گیا تھا۔وہ ایک exclusive proof ہوگا کہ لڑکی والوں نے کیا دیا تھا' لڑکے والوں نے کیا دیا تھا اور فیملی جج اس لسٹ کو دیکھ کر جو ہے اس کو restore کر دے گا۔ان کی مصیبت ختم ہو جائے گی اور اس کی violation کو punishable کیا ہے ۔وہ پہلے ایکٹ میں بھی punishable تھا اور اب بھی اس کو punishable کیا گیا ہے ۔جو کوئی بھی اس کی violation کرے گا اس کی چھ مہینے تک سزا ہوگی ۔اس کی شکایت نکاح رجسٹرار دائر کرے گا۔ اس لئے کہ نکاح رجسٹرار کے پاس ہی یہ سارے کوائف موجود ہوں گے اور اس سے ہی پھر criminal court میں اس کا ٹرائیل ہوگا۔مختصراً یہ بل کے بارے میں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی ? is it being opposed۔ راجہ ظفر الحق صاحب ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔جناب چیئرمین ! یہ پرائیویٹ بل متعارف کیا جا رہا ہے ۔ یہ بھی eradication of social evil کے لئے ہے اور وزارت مذہبی امور نے بھی ایک اسی قسم کا بل ڈرافٹ کیا ہے ۔ I do not oppose it. Let it go to the Standing Committee. Government would also bring its Bill دونوں کو دیکھ کر طے کرلیں گے ۔

Mr. Chairman: So, it is not being opposed, leave granted item No.9.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔جناب میں راجہ صاحب کا مشکور ہوں کہ وہ جو بل لائیں گے دونوں بیٹھ کر consider ہو جائیں گے ۔ بل میں جو بھی صورتحال ہوگی کم از کم مجھے تعاون کرنے میں کوئی عار نہیں ہوگا ۔

Sir, I introduce a Bill to provide for the restriction on Dowry and Marriages Gifts [The Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill, 1999].

Mr. Chairman: The Bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned. Item No.10, Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider : May I request that at this late hour , it will not be possible to have meaningful discussion . There is a last item which relates to amendment of the Rules of Procedure of the Senate and let me give you one good information that as regards the commenced Resolsution No. 18, I am very

hopeful to strike a consensus. So, I would not press for its discussion today and about that Resolution, I am much hopeful with the support of ANP and other political parties, we should have it in the next session and I have agreed with ANP that I will not press today for this Resolution to condemn the murder of Samia Sarwar's case. So, with your permission, I would request that I may read the last item of the agenda which is ...

(interruption)

Syed Iqbal Haider : 25, this amendment is not there.

نہیں ہے آپ پڑھ لیں۔

جناب چیئرمین، آپ دیکھ لیں رضا صاحب - یہ amendment کدھر ہے جی؟

Syed Iqbal Haider: Sir, amendment is that its a proviso in Rule 38 of the Senate Rules of Procedure, I am replacing the proviso under Rule 38. Sir, instead of calling it Monday, I have proposed that any day whichever is designated as Private Members' Day, which if held on other than Monday. So, presently the proviso that Private Members' Day is held on Monday, then there will be no question hour I have provided that if the Private Members' Day is held on any day which is designated as Private Members' Day, then there shall be no question hour. So, this is a simple amendment.

Mr. Chairman : Raza Sahib, have you looked at it ?

Mian Raza Rabbani : Sir, in this, we can have the amendment but

اس میں یہ Monday تھا ابھی بھی یہی ہے کہ in lieu جب ہوتا ہے تو اس دن Question Hour نہیں ہوتا۔

سید اقبال حیدر۔ ہوتا ہے، ہوتا ہے۔ ہوا ہے۔ یہی تو confusion ہے۔

میاں رضا ربانی ۔ اس کو لے آئیں جی ۔ویسے normally نہیں ہوتا ہے ۔ چلیں لے آئیں ۔

سید اقبال حیدر ، ہوتا ہے' ہوا ہے نا

because this is the reason that I had to move this amendment. Rules are silent and it is only to clarify that rule. So, with your permission if I may move that in the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate , in Rule 38 , for the present proviso the following be substituted namely,

جناب چیئرمین۔چلیں' وٹو صاحب! آپ نے اس کو دیکھ لیا ہے ؟

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ ابھی راجہ صاحب چلے گئے ہیں ۔ اگر اگلے rota day پر لے آئیں ۔

سید اقبال حیدر۔ راجہ صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ انہوں نے دیکھ لیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ رضا صاحب بھی دیکھ چکے ہیں ۔ آپ بھی دیکھ لیں ۔ اس وقت یہ لکھا ہوا ہے کہ provided there shall be no huestion hour on Mondays انہوں نے یہ لکھا ہے کہ provided there shall be no question hour on a day designated.

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ جی agreed ۔ جو بھی دن ہوگا question hour نہیں ہوگا ۔

جناب چیئرمین۔ دوسری چیز یہ ہے کہ کئی دفعہ یہ ہوتا ہے کہ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے ۔ ہم کل رکھ دیتے ہیں ۔ وہ لکھا ہوا ہے رولز میں کہ subsequent day ہو جائیگا۔ وہ اگر Friday ہے تو پھر کیا ہوگا ۔ So,I think from that point of view this will clarify the situation کہ جب بھی پرائیویٹ ممبر ڈے ہوگا تو question hour نہیں ہوگا۔ آپ لوگوں کے لئے فائدہ ہے۔آپ چھٹی کریں گے اس دن۔ پہلی چیز یہ ہے کہ leave انہوں نے مانگی ہے۔

it is not being opposed

O.K.جی۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ انہوں نے leave مانگی ہے

so its not being opposed. Now I read the amendment. So, amendment in the name of Syed Iqbal Haider, he has moved that in the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, in Rule 38, for the proviso, the following shall be substituted, namely:-

"Provided that there shall be no question hour on a day designated as Private Members' Day."

Mr. Chairman: So, does the House grant leave to the honourable member to move this amendment? O. K., no objection.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave is granted. Now the porcedure is, you will move that the proposed amendment be taken into consideration.

Syed Iqbal Haider: Sir, I move that the proposed amendment be taken into consideraton immediately.

Mr. Chairman: O. K. So, it has been moved by Syed Iqbal Haider that the proposed amendment to Rule 38 be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Next requirement of the rule is that the amendment be passed.

Syed Iqbal Haider : Sir, I beg to move that this august House may pass the proposed amendment in Rule 38.

Mr. Chairman: So, I will move the proposed amendemnt of the Rules of Procedure. The proposed amendment is that in Rule 38, for the proviso, the following shall be substituted namely:-

" Provided that there shall be no question hour on a day designated as Private Members' Day."

(The motion was carried)

Syed Iqbal Haider: Thank you sir.

Mr. Chairman: O.K. Anything else to be done today?

رضا ربانی صاحب آرام سے بیٹھے ہیں اس کا مطلب ہے کچھ نہیں کرنا۔

So, the House is adjourned to meet tomorrow at 10 a.m.

[The House was then adjourned to meet again at ten O' clock in the morning on Tuesday, the 8th of June, 1999.]